گفتارِ نسیم

نسیم بنارسی

AsliAhleSunnet.com

گفتارِ نسیم

نسیم بنارسی

AsliAhleSunnet.com

Acc No. 4877

جملہ حقوق محفوظ

0168,1N21x
N4

نام کتاب: ــــــــ گفتارِ نسیم

مصنّف: ــــــــ عبدالقدوس نسیم بنارسی

سنِ اشاعت: ــــــــ ۱۹۹۴ء

خوشنویس: ــــــــ عبدالرحمٰن بستوی

صفحات: ــــــــ ۱۶۰

ناشر: ادارۃ البحوث الاسلامیہ، جامعہ سلفیہ، بنارس

قیمت: ــــــــ

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ سلفیہ، ریوڑی تالاب، بنارس ۲۲۱۰۱۰

۲۔ مکتبہ ترجمان، اہلِ حدیث منزل ۴۱۱۶ ۔ اردو بازار، دہلی ۶

AsliAhleSunnet.com

فہرستِ مضامین

شمار نمبر	مضمون		صفحہ
۱	شاعر کا مختصر تعارف		۸
۲	انتساب		۹
۳	گفتارِ نسیم اور میرے تاثرات، ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری جامعہ سلفیہ بنارس		۱۱
۴	پیشِ لفظ	حفیظ بنارسی صدر شعبۂ انگریزی مہاراجہ کالج آرہ	۲۵
۵	قولِ فیصل	راقم عبدالقدوس نسیم بنارسی	۳۵
	فہرست منظومات، گفتارِ نسیم		۴۵-۱۰۹
۶	مناجات	تو خالقِ دوزخ ہے، تو مالکِ جنّت ہے	۴۵
۷	درود و سلام	خدایا محمد پہ ہر صبح و شام	۴۷
۸	نعت	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر	۵۱
۹	معرفتِ حق	سُنا رہا ہوں زمانے کو ایک سچی بات	۵۴
۱۰	نعت	عجیب رحمتِ حق کی تھی کارفرمائی	۵۸
۱۱	نعت	مدینے کے جلوے خیالوں میں ہردم	۶۰
۱۲	نعت	مدینہ سے دوری مسلماں سے پوچھو	۶۱
۱۳	کعبہ	کعبہ تری عظمت کا مسلماں کو یقیں ہے	۶۳
۱۴	یثرب	یثرب تری الفت میں مسلمان حزیں ہے	۶۴
۱۵	الفتِ رسول کی	دل میں اگر کسی کے ہے الفت رسول کی	۶۵
۱۶	جواہرِ حکمت	دنیا یہ مومنوں کے لئے قید خانہ ہے	۶۹
۱۷	رمضان	مومنو! تم شوق سے روزہ رکھو رمضان کا	۷۴
۱۸	نذرانۂ عقیدت	میری امّی میں ترے پیار کا بدلہ کیا دوں	۷۸
۱۹	بچو	بچو! یونہی منزل کی طرف تیز بڑھو تم	۸۲

AsliAhleSunnet.com

شمار نمبر	مضمون		صفحہ
۲۰	مناجات	بندہ تیرا در اصل گنہگار بہت ہے	۸۵
۲۱	حمد رب العالمین	ہر اک تعریف تیری ہے کہ رب العالمیں تو ہے	۸۷
۲۲	نظم	اگر مسلماں خلوص دل سے خدا کو اپنا خدا بنائے	۹۰
۲۳	نظم	حسنِ غمگین اور شاعر	۹۲
۲۴	نظم	عورت نامہ	۹۶
۲۵	نظم	مرد نامہ	۱۰۲
۲۶	نظم	کتنا اچھا مدرسہ ہے گود امّی جان کی ۔ آغوشِ مادر	۱۰۶
۲۷	نظم	مسلمانوں کے نام	۱۰۹

فہرست غزلیات، گفتارِ نسیم ۱۱۳-۱۴۸

شمار نمبر	مضمون		صفحہ
۲۸	غزل	میں گنہگار تو ہوں مگر یہ گناہ مجھ سے ہوا نہیں	۱۱۳
۲۹	غزل	لب خاموش سے جادو بیانی	۱۱۵
۳۰	غزل	ڈھونڈا کئے متاعِ حقیقت نہ مل سکی	۱۱۶
۳۱	غزل	وہ خوشی بھلا خوشی کیا جو نہ دل کو راس آئے	۱۱۷
۳۲	غزل	یہ سچ ہے کہ دل اپنا بھی خود دار بہت ہے	۱۱۸
۳۳	غزل	نظریں نہیں ملتیں تو خمار آئے کہاں سے	۱۱۹
۳۴	غزل	رہے منتظر عمر بھر اک نظر کو	۱۲۰
۳۵	غزل	جب چلی باد بہاری چال مستانہ چلی ۔ اللہ کرے مجھے مرا سوز جگر ملے	۱۲۱
۳۶	غزل	فضا حمد رب العلیٰ گا رہی ہے	۱۲۲
۳۷	غزل	جاتے ہوئے اک رسم وفا چھوڑ چلے ہم	۱۲۳
۳۸	غزل	جبیں کے ساتھ ترے سنگ در کی آزمائش ہے	۱۲۴
۳۹	غزل	معترف قلب و نظر ہیں سر جھکا لینے کے بعد	۱۲۵
۴۰	غزل	ہوش و خرد سے گذرے دیوانگی سے گذرے	۱۲۶
۴۱	غزل	غموں کی تیز دھوپ میں دلوں کو جگمگا گئے	۱۲۷

AsliAhleSunnet.com

نمبر شمار	مضمون		صفحہ
۴۲	غزل	کسے تھی ہستی عزیز اپنی متاعِ سوزِ جگر سے پہلے	۱۲۸
۴۳	غزل	نظروں سے نظر مل کر کچھ دیر ٹھہر جائے	۱۲۹
۴۴	غزل	میں شریکِ انجمن ہوں کسی چارہ گر کی خاطر	۱۳۰
۴۵	غزل	ہماری شامِ تنہائی اب اس منزل پہ آئی ہے	۱۳۱
۴۶	غزل	تابِ نظر نہیں ہے تو دیدارِ یار کیا	۱۳۲
۴۷	غزل	نظر ان کی حد درجہ دیوانہ گر ہے	۱۳۳
۴۸	غزل	واللہ قیامت تھی جس وقت بہار آئی	۱۳۴
۴۹	غزل	نظر بدلی، چمن بدلا ہوا اپنا بھی بیگانہ	۱۳۵
۵۰	غزل	وہ افشائیوں رازِ نہاں کر گئے دوشعر نہ مجھے ضرورتِ شام ہے	۱۳۶
۵۱	غزل	ہم شوقِ جستجو میں گذرے کہاں کہاں سے	۱۳۷
۵۲	غزل	تیری الفت کا بیاں دل کو گوارا نہ ہو	۱۳۸
۵۳	غزل	ہم نے تری الفت میں پُر کیف سماں دیکھا	"
۵۴	غزل	کب کس کو مسرت کا بھرا جام ملا ہے	۱۳۹
۵۵	غزل	وہ کہاں ہے محفلِ میکشاں یہ بتاؤ ساقی کدھر گئی	۱۴۰
۵۶	غزل	فلسفہ قلب آدم کو	"
۵۷	غزل	یہ دنیا ہے یہاں اپنا کبھی بیگانہ ملتا ہے	۱۴۱
۵۸	غزل	جگر کا خوں کیا آنکھوں کو اشکبار کیا	۱۴۲
۵۹	غزل	خالی غمِ الفت سے ہم دل نہیں رکھتے	۱۴۳
۶۰	غزل	رحمت سے تیری ہمکو ہر اک سرخوشی ملی	۱۴۴
۶۱	غزل	غمِ حیات مٹایا نہ جامِ صہبا نے	۱۴۵
۶۲	غزل	اس کے احسان کی خبر کیا ہے چمن والوں کو	۱۴۶
۶۳	غزل	رہ گئی کاکل پیچاں میں الجھ کر دنیا	۱۴۷
۶۴	غزل	چاند کیا، کیا کہکشاں تیرے بغیر	۱۴۸

AsliAhleSunnet.com

شمار نمبر	مضمون		صفحہ

فہرست قطعات، گفتار نسیم ۱۵۱ - ۱۵۴

۶۵	قطعات	ہر گھڑی ہر لمحہ ہم دستِ قضا میں ہیں اسیر	۱۵۱
۶۶	قطعات	ہوش میں آتے ہی ہم پہ یہ ہوا ہے آشکار	″
۶۷	قطعات	چمن والوں نے جب سے جادۂ منزل کو بدلا ہے	۱۵۲
۶۸	قطعات	یہ سوچ کر مرا دل کاشانۂ الم ہے	″
۶۹	قطعات	شامِ فراق دیدۂ تر غم عزیز ہے	۱۵۳
۷۰	قطعات	یہ کیسی ہو گئی یارب نگاہ دنیا کی	″
۷۱	قطعات	کتنے ناشاد مسرّت کو ترس جاتے ہیں	۱۵۴
۷۲	قطعات	جی چاہتا ہے یونہی زمانہ گذار دیں	″
۷۳	قطعات	خاک ہوتی ہے وصول ہوتی ہے	″
۷۴	قطعات	میرے ساقیا تیری صہبا ہے اور	″

فہرست متفرقات، گفتار نسیم ۱۵۷ - ۱۶۰

۷۵	متفرقات	عشق کرنے کو زمانہ چاہیئے	۱۵۷
۷۶	متفرقات	یہ کس کا خیر مقدم ہے خبر ہے کس کے آنے کی	″
۷۷	متفرقات	وہ اٹھیں کالی گھٹائیں شور میخانے میں ہے	۱۵۸
۷۸	متفرقات	یہ شام کی ہے گفتگو نہ یہ سحر کی بات ہے	″
۷۹	متفرقات	شاید شعورِ عشق مرا خام تو نہیں	″
۸۰	متفرقات	آئے وہ میرے پاس بڑی آرزو کے بعد	۱۶۰
۸۱	متفرقات	آنا ہے تو آجاؤ تاخیر نہیں اچھی	″
۸۲	متفرقات	اپنے گھر میں آج یہ کس کا گذر پاتا ہوں میں	″
۸۳	متفرقات	جام بھر کر نہ سہی مجھ کو فقط جام تو دے	″

AsliAhleSunnet.com

گفتارِ نسیم

(نظموں، غزلوں اور منتخب اشعار کا مجموعہ)

چھین کر دستِ حوادث سے گلِ تر سارے
دے گیا کون سخن سنج کو گفتارِ نسیم

نسیمِ بنارسی

AsliAhleSunnet.com

0168, /N21 x
N4

مختصر تعارفِ شاعر

نام : ــــــ عبدالقدوس

تخلص : ــــــ نسیمؔ بنارسی

ولدیت : ــــــ الحاج مولانا عبدالاحد مرحوم

جائے پیدائش : ــــــ مدن پورہ، بنارس

تاریخِ پیدائش : ــــــ ۲۶ر دسمبر ۱۹۲۱ء بروز دوشنبہ

سکونت : ــــــ ڈی ۳۱/۸۳-۱ مدن پورہ، بنارس

پیشہ : ــــــ تجارت

تعلیم : ــــــ اردو، فارسی، عربی، انگریزی

فراغت : ــــــ جامعہ رحمانیہ، مدن پورہ، بنارس

AsliAhleSunnet.com

انتساب

رفیقہ حیات صالحہ مرحومہ کے نام

الدُّنیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ وَخَیرُ مَتَاعِ الدُّنیَا المَرأَۃُ الصَّالِحَۃُ

مسلم

AsliAhleSunnet.com

ہر گز نہ میرد آنکہ دِلش زندہ شُد بہ عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

AsliAhleSunnet.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گفتارِ نسیم اور میرے تاثرات

فن شاعری پر بقید اطلاق کچھ کہنا مجھ جیسے بے بضاعت انسان کے لئے مشکل ہے، یہ ان اساطینِ ادب و تنقید کا منصب ہے جو اس میدان کے شہسوار اور اس جوہر کے قدر شناس ہیں۔ اس فن کی تعریف، اس کے تقاضے اس کی باریکیاں اور اس کی تاثیر یہ سب ایسے نقاط ہیں جن پر ادباء و ناقدین کی خامہ فرسائی آج تک جاری ہے۔ مجھے جو کچھ عرض کرنا ہے وہ بقیدِ اضافت "نسیم صاحب کی شاعری" سے متعلق ہے، اور اسے بھی میں یک گونہ جرأت سمجھتا ہوں۔

بنارس کی سرزمین جس طرح مذہب اور اقتصاد و سیاست کے لئے مشہور ہے، اسی طرح یہاں کے اہلِ کمال نے فکر و فن کی بھی قابلِ ذکر آبیاری کی ہے، اور ان میں سے بہتوں نے عالمی سطح پر خراجِ تحسین حاصل کیا ہے۔ بنارس کے ادبی و علمی ماحول نے "صبحِ بنارس" کی طرح شعراء کی تخلیقی صلاحیتوں کو بیدار کیا ہے، اور ان کے اشہبِ قلم کو جولانی بخشی ہے۔ اسی لئے ہمیں نو آموز شعراء کے ساتھ ہی یہاں کہنہ مشق و استاد شعراء کی بھی ایک بڑی تعداد نظر آتی ہے جن میں کچھ شعراء اپنے مؤثر و سنجیدہ کلام اور تعمیری جذبات کے لئے مشہور ہیں۔ ان میں سرِ فہرست ایک نام محترم مولانا عبد القدوس نسیم بنارسی صاحب کا ہے۔

نسیم صاحب کے خاندان کی زیادہ شہرت تجارتی لحاظ سے ہے، لیکن علم و فن کی سرپرستی کے لئے بھی یہ خاندان بیحد مشہور ہے۔ زہد و تقویٰ اور دولت

AsliAhleSunnet.com

و ثروت کا جو حسین امتزاج کئی پشتوں سے اس خاندان میں ہے اسے آج بھی نظرِ تحسین سے دیکھا جاتا ہے، اس خاندان کی طرف سے فن کی سرپرستی کا ذکر اس مجموعہ کے نثری تعارف میں آچکا ہے، اور علم کی سرپرستی کے مظاہر تو بہت زیادہ ہیں، عرصہ سے اس خاندان کے افراد اعلیٰ انتظام کا ایک دینی ادارہ چلا رہے تھے، ان کی اسی بلند ہمتی کے باعث یہاں "جامعہ سلفیہ مرکزی دار العلوم" جیسا عظیم جماعتی ادارہ قائم ہوا جسے اب یونیورسٹی کا مقام مل چکا ہے، ان حضرات کے یہاں اکثر اوقات ملک و بیرونِ ملک کے نامور علماء مقیم رہے، اور اپنے علم سے لوگوں کو مستفیض فرمایا۔ ملک میں متعدد مدارس ان کی سرپرستی اور جذبۂ بذل و عطا سے فیضیاب ہیں۔ خود نسیم صاحب نے عرصہ تک یہاں کی جماعتی و علمی سربراہی کی ہے، اور آج بھی جامعہ سلفیہ کے نائب صدر کے عہدہ پر فائز ہیں، ان کے تدین، بیدار مغزی اور اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں سے ملّت و جماعت کو عظیم فائدہ پہنچا ہے، اور اب ہمارے سامنے فکر و فن کو حاصل ہونے والا فائدہ "گفتارِ نسیم" کی شکل میں آرہا ہے۔

عربی ادب میں ایسے شعراء کے نام ملتے ہیں جنہوں نے دولت کی آغوش میں پرورش پائی لیکن ساتھ ہی زبان و ادب کی خدمت کے لئے مشہور ہوئے۔ نسیم صاحب کے یہاں بھی وہی روایت زندہ ہوئی، یعنی ایک مال دار و باحیثیت گھرانے میں انھوں نے اپنی فنی ریاضت کا سلسلہ برقرار رکھا۔

موصوف کا جو مجموعۂ کلام اس وقت ہمارے سامنے ہے اسے "کمیت" کے لحاظ سے مختصر یا متوسط کہا جا سکتا ہے، لیکن "کیفیت" کے لحاظ سے نظر ڈالی جائے تو یہ بہت سے ضخیم مجموعوں پر بھاری ہوگا، اور کمیت کا اختصار بھی جیسا کہ نسیم صاحب نے وضاحت فرمائی ہے، اختیاری نوعیت کا ہے، اس لئے قاری کو "کم و بیش" کے تصور سے الگ ہو کر اس کلام کا مطالعہ کرنا

AsliAhleSunnet.com

مناسب ہوگا۔

محترم نسیم صاحب نے اپنے مجموعۂ کلام کو "گفتارِ نسیم" کے نام سے موسوم کیا ہے، موصوف کے تمہیدی کلمات "قولِ فیصل" کی روشنی میں اگر غور کیا جائے تو اس تسمیہ میں ہمیں سراسر "کردار" کا پیغام ملے گا، غزل جیسی آزاد صنف شاعری میں بھی نسیم صاحب نے بڑی احتیاط سے قدم رکھا ہے، فرماتے ہیں: "میں نے غزل میں عشقِ مجازی کا چرچا ہرگز نہ ہونے دیا، اپنی عزت اور محبوب و معشوق کی عصمت و عفت کا بہت زیادہ خیال رکھتا تھا۔"

نسیم صاحب احساسِ جمال کی دولت سے بہرہ ور تھے: "باغ میں جاتا تو نوخیز کلیوں کو ان کے کھلنے سے پہلے ہی توڑ کر گھر لے آتا، پھر جب وہ کلیاں کھل کر اپنا حسن دکھاتیں، اور خوشبو بکھیرتیں، گھر کا ماحول مہک جاتا۔ باغ میں نغمۂ بلبلِ شیدا اور طائرانِ خوش الحان کے نغمے میرے دل میں جذبۂ عشق و محبت بیدار کرتے رہتے۔" اسی جذبہ سے مجبور ہو کر نسیم صاحب غزل سرا ہوتے، لیکن ان کی سنجیدگی اور مقصدیت پھر ان پر غالب آجاتی: "غزل کہہ کر میں پریشان ہو جاتا، مگر دل کے ہاتھوں اور ماحول کے اثر سے غزل سرائی کرتا رہتا تھا۔"

نسیم صاحب اپنی مقصدیت ہی کی وجہ سے فن کی گرفت میں پھنسنے کے قائل نہیں، وہ فرماتے ہیں کہ: کچھ شاعر دُنیا میں ایسے بھی ہوئے ہیں جو اپنے وقت کی رسمِ شاعری سے آزاد تھے، تاہم ان کی شاعری کا اثر اس وقت تک قائم و باقی رہے گا جب تک انسان میں جذبات و تخیلات کا عنصر موجود ہے۔

موصوف کی نظر میں اسی لئے شاعری کی تعریف بہت مختصر و بامقصد ہے، فرماتے ہیں: "شعر کی اصل تعریف یہ ہے کہ بہترین اسلوب بیان کے ساتھ کوئی بات کہی جائے، یا پھر کلام حسن تخییل و حسنِ بیان کا مجموعہ ہو۔"

نسیم صاحب کا پیشِ نظر مجموعہ اصناف نظم و غزل پر مشتمل ہے، ذیل میں

AsliAhleSunnet.com

دونوں صنفوں پر اپنے تاثرات پیش کر رہا ہوں۔

نسیم صاحب اپنی عمر اور فنی محاسن دونوں اعتبار سے سزاوار تھے کہ ان کے کلام کا تعارف ان نامور ادباء و شعراء میں سے کوئی کراتا جن کی مجلسوں میں نسیم صاحب دادِ تحسین حاصل کیا کرتے تھے، لیکن اب یہ ممکن نہیں اس لئے مجھ جیسے ہیچ میرز کی ان سطروں کو اس مجموعہ کے آغاز میں جگہ مل رہی ہے۔

نسیم صاحب کا گھرانہ توحید پرستی اور اتباعِ سنت سے اپنے والہانہ شغف کے لئے انتہائی مشہور رہا ہے، اسے نامور موحد علماء کی میزبانی کا شرف حاصل رہا ہے، نسیم صاحب نے اپنے مشہور آبائی مدرسہ میں علوم دینیہ کی تکمیل کی ہے۔ گھر کے ماحول، علماء کی صحبت اور کتاب و سنت کی تعلیم نے ان کی شاعری پر گہری چھاپ چھوڑی ہے، توحیدِ باری پر مشتمل قرآنِ کریم کی بعض آیات کا یہ حسین فنی ترجمہ ملاحظہ فرمائیے!

تو واحد و یکتا ہے کوئی بھی نہیں تجھ سا
ہر شے پہ دو عالم کی حاصل تجھے قدرت ہے
تو ملک کا مالک ہے، دے ملک جسے چاہے
ذلت ہے ترے بس میں، بس میں ترے عزت ہے
ہم بندۂ عاجز ہیں، مختارِ دو عالم تو
کرتا ہے تو ہی پوری جو اپنی ضرورت ہے
جس پر ہو کرم تیرا اس بندہ کا کیا کہنا
دُنیا میں بھی عزت ہے عقبیٰ میں بھی عزت ہے

انسان اگر کائنات پر بصیرت کی نگاہ ڈالے تو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت و قدرت کے مظاہر اسے ہر جگہ نظر آئیں گے، نسیم صاحب نے کائنات کو

AsliAhleSunnet.com

اسی نظر سے دیکھا ہے، اور مطالعۂ کائنات کے اپنے حاصل کو ہمارے سامنے شعر کے قالب میں پیش کیا ہے، ان اشعار کی سلاست و روانی اور تاثیر و برجستگی قابلِ توجہ ہے:

جو دیکھنا ہو خدا کو نگاہِ حق بیں سے
تلاش کر لو کہ بکھری ہیں ہر طرف آیات
حیات آتی ہے سوکھی ہوئی زمینوں میں
خدا کے حکم سے ہوتی ہے جب کبھی برسات
یہ رنگ رنگ کے میوے یہ تہ بہ تہ خوشے
یہ سبزہ زار یہ کھیتی یہ خوب رو باغات
اسی کے حکم سے گردش ہے چاند سورج کی
ہمارے واسطے حق نے بنائے ہیں دن رات
ہے دو دلوں میں محبّت خدا کی قدرت سے
اسی سے ملتی ہے دُنیا کو زندگی دن رات

نعت گوئی کی راہ کو بڑی پر خطر کہا جاتا ہے، اس پر چلنے کو پُل صراط پر گذرنے سے تشبیہ دی جاتی ہے، اس کے باوجود شعراء کے نعتیہ کلاموں میں ہمیں کھلا شرک اور اسلامی تعلیمات سے دلیرانہ انحراف نظر آتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل حیثیت قرآن نے تلاوتِ آیات، تزکیۂ نفس اور کتاب و حکمت کی تعلیم کو بنایا ہے، لیکن شعراء اس حیثیت کو نظر انداز کر کے واہی تباہی خیالات نظم کرتے ہیں اور بے خبر قارئین ایسے کلام پر وجد کا اظہار کرتے ہیں۔ شعراء میں گنتی کے ایسے شاعر نظر آتے ہیں جو اسلامی تعلیمات و آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے نعت لکھتے ہیں۔ نسیم صاحب کے نعتیہ کلام میں ہمیں یہ خوبی نظر آتی ہے کہ انھوں نے کتاب و سُنّت کی تعلیمات کو پیشِ نظر رکھ کر

AsliAhleSunnet.com

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن کو اجاگر کیا ہے، اور ساتھ ہی اپنی محبت و جذبۂ عقیدت کا خوبصورت اظہار بھی فرمایا ہے، چند اشعار ملاحظہ ہوں:

جنّ و بشر پہ آپ نے احسان کر دیا
دِل منکرِ خدا کا مسلمان کر دیا
قلب و نظر کو محورِ ایمان کر دیا
مومن کو کل جہان کے اِک جان کر دیا
شاہد ہے اس کی آج بھی ہر شام اور سحر
"بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر"

قرآنِ کریم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کو ہمارے لئے اسوہ قرار دیا ہے، اور آپ کی بعثت کو دُنیا کے لئے رحمت فرمایا ہے۔ اس اسوہ کی پیروی اور اس رحمت کا حصول کس طرح ممکن ہے، اس کی رہنمائی نسیم صاحب کے درج ذیل اشعار میں ملتی ہے:

روشن رہے گی اس کی نظر میں صراطِ حق
جس کے عمل میں رہتی ہے سنت رسول کی
دستور زندگی کا ہے اللہ کا کلام
فرمانِ مصطفےٰ ہے شریعت رسول کی
جو ان کے نقشِ پا کو بنائے گا رہنما
حاصل اسی کو ہو گی شفاعت رسول کی
لازم ہے ہم پہ آج ضلالت سے دُور ہوں
اپنائیں ہر عمل میں طریقت رسول کی

انسانی زندگی میں ماں کی اہمیت کو مذہب اور سماج دونوں نے تسلیم

AsliAhleSunnet.com

کیا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں بھی ماں کا درجہ بہت زیادہ رکھا گیا ہے، اس مقدس رشتے کو نسیم صاحب نے ایک شاعر کی نظر سے دیکھا ہے، اور ماں سے متعلق اپنی نظم میں بڑی خوبی اور لطافت کے ساتھ اپنے جذبات کی عکاسی کی ہے۔ بچہ کے آرام و راحت کے لئے ماں اپنا آرام تج دیتی ہے، اس کا کان بچہ کے دل کی دھڑکنوں پر لگا رہتا ہے، بچہ کی سلامتی و سعادت کے لئے ماں کے جذبات کی سچی تصویر کشی نسیم صاحب کی مذکورہ نظم میں ہر ایک کو متاثر کرے گی، یہ بند ملاحظہ ہو:

سینکڑوں بار مری تونے بلائیں لی ہیں
تونے میرے لئے مولیٰ سے دعائیں کی ہیں
میری اس جان پہ تیرے ہیں ہزاروں احساں
مامتا نے تری ہر لمحہ وفائیں کی ہیں

زندگی کے میدان میں بچوں کی اہمیت کو بھی نسیم صاحب نے فراموش نہیں کیا ہے، بچوں کے مستقبل کی تعمیر میں جن اوصاف کی ضرورت ہے، اور اولاد سے والدین کو جو توقعات اور تمنائیں وابستہ ہیں ان سب کو سادہ اور دلکش فنی اسلوب میں پیش کیا ہے:

ماں باپ کے دل کی جو صدا ہے وہ یہی ہے
جو تم سے محبت کی وفا ہے وہ یہی ہے
دن رات لبوں پر جو دعا ہے وہ یہی ہے
پڑھ لکھ کے زمانہ میں سدا پھولو پھلو تم
بچو! یونہی منزل کی طرف تیز بڑھو تم

شاعری کا ایک نمایاں وصف دقتِ تعبیر اور حسنِ تصویر ہے، ایک ہی طرح کے مناظر سب کے سامنے ہوتے ہیں لیکن شاعر اس کی دقیق و حسین

AsliAhleSunnet.com

تصویر پیش کر دیتا ہے، اور دوسرے اس سے قاصر رہتے ہیں۔ نسیم صاحب نے قولِ فیصل میں اپنے جذبۂ تغزل کا اظہار بڑے محتاط انداز میں کیا ہے، لیکن ان کی نظم "حسنِ غمگین اور شاعر" میں اس تغزل کا رنگ کسی اور انداز میں سامنے آیا ہے، ذیل کے اشعار میں تصویر کی دقت اور جذبہ کی صداقت ملاحظہ فرمائیے:

لب ہیں یوں خاموش گویا وہ زباں رکھتی نہیں
داستاں ہے خود سراپا داستاں کہتی نہیں
جس کے در سے لے رہی ہے زندگی آبِ حیات
حیف وہ خود زندگی کا کچھ نشاں رکھتی نہیں

نسیم صاحب کے مجموعہ میں عورت نامہ اور مرد نامہ بھی ہے۔ مرد و عورت دونوں کی ذات ہی دراصل تمام مسائلِ حیات کا محور ہے، اس لئے مستقل طور پر ان پر اظہارِ خیال واقعیت پسند شاعر کے لئے ضروری ہے۔ انسان کی تخلیق، اس کا مقصد، اس کے اوصاف و خصائص وغیرہ پہلوؤں سے متعلق اسلام کا نقطۂ نظر دوسرے مذاہب و نظریات سے بہت زیادہ مختلف ہے۔ نسیم صاحب نے اپنی قوتِ تخیل سے کام لیکر دونوں کا جو مرقع پیش کیا ہے وہ بہت دلچسپ اور اسلام کی توضیحات کے عین مطابق ہے، عورت نامہ کا یہ بند ملاحظہ فرمائیں:

تصویر ہے عشرت کی اور غم کی نشانی بھی
کیفیتِ ساغر بھی اور تشنہ دہانی بھی
فرہاد کا یہ دل ہے، شیریں کی جوانی بھی
مجنوں کا فسانہ ہے، لیلیٰ کی کہانی ہے
عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

AsliAhleSunnet.com

اور مرد نامہ کا یہ بند بھی :

یہ خاک کا پتلا ہے صناعیٔ قدرت ہے
شہکار ہے خالق کا ، شہپارۂ فطرت ہے
تخلیق سے آدم کی مقصود عبادت ہے
آدم ہی کے حصّہ میں دنیا کی خلافت ہے
آزاد تو ہے لیکن اللہ کا بندہ ہے
آدم کی امانت ہے آدم ہی کا بیٹا ہے

نسیمؔ صاحب کی غزلیہ شاعری میں بھی مقصدیت کا پہلو غالب ہے، اور ساتھ ہی معرفتِ حق، دل کے سوز و گداز، تلخیٔ غمِ ہجراں، اور سرخوشیٔ وصال کی جھلک نظر آتی ہے۔ ذیل میں چند اشعار سے متعلق تاثرات درج ہیں۔

غزل میں محبوب کی بیوفائی کا شکوہ عام ہے، لیکن عاشقِ صادق محبوب کی ہر ادا کو بخوشی انگیز کرتا ہے، اور خود سپردگی کا ہمیشہ اظہار کرتا ہے، محبوب کی سرد مہری اس کے جذبۂ تسلیم و رضا میں گرمی پیدا کرتی ہے :

ترے مہر و لطف کی چاہ میں یونہی عمر ساری گذار دی
پسِ مرگ ہوگی وفا تری، میں تری ادا سے خفا نہیں

محبّت کا کمال یہ ہے کہ عاشق محبوب کے فراق میں بھی لذّت محسوس کرے، اور محبّت کے چراغ سے فرقت کی رات میں اسے روشنی اور سکون حاصل ہو :

تصور ہے تمہارا اور میں ہوں
شبِ فرقت بھی ہے کتنی سہانی

پاکیزہ محبّت کا تصوّر عربی شاعری میں اموی دور میں عام ہوا، اس دور کا شاعر اپنی محبّت میں ہر طرح کی لذّت کوشی سے دامن بچا کر اپنے

AsliAhleSunnet.com

اخلاص و عفت کا ثبوت دیتا تھا، محبت کا یہ مقام ہر دور میں کمیاب رہا ہے، اسی لئے نسیم صاحب نے اسے جنسِ گراں سے تعبیر کیا ہے:

ڈھونڈا کئے متاعِ حقیقت نہ مل سکی
جنسِ گراں تھی پاک محبت نہ مل سکی

پاکیزہ محبت کا اظہار زیبا نہیں، اس جذبہ کا چھپانا ہی عاشق کا کمال ہے اور ہوش مندی کا تقاضہ بھی:

نہ کرو بیاں کبھی بھی رہِ عشق کی حکایت
بڑا ہوش مند وہ ہے جو سدا اسے چھپائے

غزل میں غمِ جاناں کے ساتھ غمِ دوراں کا ذکر ضرور آتا ہے، اپنے ماحول پر نظر رکھنے والا شاعر داستانِ حسن و عشق کی تہوں میں اس غم کا اظہار کرتا ہے، نسیم صاحب نے اپنی زندگی میں ایسا دور دیکھا ہے جس میں انسان کے امن و سکون کو غارت کرنے والے عناصر کی بہتات ہے۔ اس ماحول کی سچی تصویر ان کے ایک شعر میں سمٹ گئی ہے:

خطرہ ہے ہر اک لمحہ کسی برقِ تپاں کا
گلزار میں پھولوں کو قرار آئے کہاں سے

زندگی میں ایسے صبر آزما مواقع آتے ہیں کہ انسان مجبور ہو کر اصول پرستی چھوڑ دیتا ہے اور استقامت کے مقام سے نیچے اتر آتا ہے، لیکن باعزم و باحوصلہ افراد کا انداز دوسرا ہوتا ہے، اس کا ذکر نسیم صاحب سے سنئے:

نسیم اپنی غیرت نہ بیچیں گے ہرگز
جو سر چاہتے ہو تو لے جاؤ سر کو

انسان دنیا میں تنہا آیا ہے اور تنہا جائے گا، ہمدردی و غمگساری کے جتنے مظاہر نظر آتے ہیں ان کے پیچھے بھی کوئی نہ کوئی مقصد مخفی ہوتا ہے،

AsliAhleSunnet.com

نسیمؔ صاحب اس حقیقت کا اظہار اور اپنے مشاہدے کا بیان یوں فرماتے ہیں:

کون کس کا ساتھ دیتا ہے جہاں کی بزم میں
جان بھی اپنی نکل کر مثلِ بے گانہ چلی

زندگی کی بے ثباتی کے مضمون کو شعراء نے مختلف انداز سے باندھا ہے، یہ حقیقت بہت واضح ہے لیکن شاید اسی وضوح سے انسان اس طرف متوجہ نہیں ہوتا، نسیمؔ صاحب نے اس بے ثباتی کو ایک خوبصورت و مؤثر تشبیہ سے نمایاں کیا ہے:

حیاتِ مستعار اپنی مثالِ شمع محفل ہے
نسیمؔ اتنا سمجھ لو رات بھر کی آزمائش ہے

شمعِ محفل کے ساتھ رات کا ذکر اور زندگی کی آزمائش سے تعبیر اس شعر کی معنویت و تاثیر میں اضافہ کا باعث ہے۔

دوسروں کا دل جلانا گناہ اور اپنا دل جلانا ثواب ہے، ایک ہی ترکیب کے فنی استعمال سے نسیم صاحب نے دو مختلف معنیٰ پیدا کیے ہیں، اس سے تعبیر و بیان پر ان کی قدرت کا اندازہ ہوتا ہے:

دوسروں کا دل جلانے سے نہیں کچھ فائدہ
روشنی ملتی ہے اپنا دل جلا لینے کے بعد

عشق اگر مجازی بھی ہو تو وہ محب کے لئے سہارا ہوتا ہے، لیکن عشق حقیقی انسان کی تمام الجھنوں کا خاتمہ اور اس کے ہر غم کا مداوا ہے، معرفت کا یہ شعر ملاحظہ ہو:

دل میں تری الفت کی گر شمع فروزاں ہو
یہ تیرگی چھٹ جائے، یہ رات گذر جائے

AsliAhleSunnet.com

جس طرح دنیا فانی ہے اسی طرح یہاں کے رنج و مسرت کی کیفیات کو بھی دوام نہیں، فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کے فرمانِ خداوندی میں اسی حقیقت کی توضیح کی گئی ہے، زاہدانہ و صوفیانہ شاعری میں یہ مضمون بکثرت باندھا گیا ہے، لیکن نسیم صاحب نے غزل کی زبان میں اس حقیقت کو بڑی خوبصورتی اور اعتماد کے ساتھ واضح فرمایا ہے:

یہ سارا چمن کیا ہے عبرت کا گھر ہے
کوئی ہنس رہا ہے، کوئی نوحہ گر ہے
بھروسہ نہیں ہے کسی چیز کا بھی
خوشی معتبر ہے، نہ غم معتبر ہے

دنیا کو چمن سے تعبیر کر کے اس کی ظاہری چمک دمک اور نظر فریب مظاہر کی طرف اشارہ کیا ہے اور ساتھ ہی اسے عبرت کا گھر کہکر معرفت و حکمت کا نچوڑ پیش کر دیا ہے۔

عاشق کی حالتِ زار اور پیہم رنج کشی کی اس تصویر پر توجہ فرمائیے:

اُلفت میں سکونِ دل پل بھر ہے کسے حاصل
دِل صبح سے گھبرایا، جاں شام سے تھرائی

ملک میں چند برسوں سے شکست و ریخت اور فتنہ و فساد کا سلسلہ جاری ہے، انسانی اقدار کو بالائے طاق رکھ کر یہاں کا ایک طبقہ دوسرے طبقہ کو مٹانے پر تلا ہوا ہے، کیا اس طرح کی تباہی و انارکی سے صرف کسی مخصوص طبقہ کا نقصان ہوگا؟ نسیم صاحب اپنے بلیغ رمزیہ انداز میں اس سوال کا جواب یوں دیتے ہیں:

نشیمن پھونکنے والے ذرا تو ہوش میں آجا
انہی شعلوں کی زد میں آئیگا تیرا بھی کاشانہ

AsliAhleSunnet.com

عاشق آتشِ فراق میں جلتا ہے، حسرت و مایوسی اسے گھیرے رہتی ہے، لیکن اس حال میں بھی محبوب کی یاد اور اس کی محبت کی کسک سے وہ سہارا حاصل کرتا ہے، اس کو نسیم صاحب کی زبان سے سُنئے:

مجھے چھوڑ کر دشتِ تنہائی میں
وہ غم کو مرا پاسباں کر گئے

دشتِ تنہائی اور غم کی پاسبانی دونوں تعبیروں میں غیر معمولی حسن و بلاغت ہے۔

محبوب کے تغافل و بے اعتنائی کی یہ خوبصورت تعبیر دیکھیے:

ہم جان بھی دیدیں تو کوئی بات نہ ہوگی
کہدیں گے وہ ہنس کر کوئی دیوانہ مرا ہے

عاشق اپنے دردِ عشق کا مداوا اور اپنے دلِ شکستہ کی دلداری چاہتا ہے، اس کی نظر میں دُنیا کی کسی اور چیز کا کوئی وزن نہیں:

مجھے مال و زر کی ہوس نہیں، کسی جامِ جم کی طلب نہیں
جو دلِ شکستہ کو جوڑ دے، اسی شیشہ گر کی تلاش ہے

عاشق کی زبانی معشوق کی جفا و تغافل کا شکوہ پُرانا ہے لیکن نسیم صاحب نے اپنے ایک شعر میں اس کو اس طرح تعبیر کیا ہے کہ موجودہ حالات کی عکاسی ہو جاتی ہے:

کیا ہم سے پوچھتے ہو جور و جفا کا عالم
روداد غم کی سُن لو ہر زخم خونچکاں سے

سالک کو راہِ حق کی دشواریوں سے عزم و حوصلہ اور لذت و سکون ملتا ہے:

جب جب بھی لگی ٹھوکر ہم کو ترے رستے میں
واللہ ارادوں کو کچھ اور جواں دیکھا

AsliAhleSunnet.com

موجودہ مشینی دور میں انسان کی خود غرضی وسراسیمگی کی یہ تصویر ملاحظہ فرمائیے:

یہ کیسی ہو گئی یارب نگاہ دنیا کی
مثالِ حشر کسی کو نہ کوئی پہچانے

حشر کی مثال سے اس شعر کی قوت و معنویت میں بے پایاں اضافہ ہو گیا ہے۔

نسیم صاحب کے مجموعۂ کلام پر سابقہ سطور میں خاکسار کے تاثرات ملاحظہ فرمانے کے بعد چند باتیں اس مجموعہ کی جامعہ سلفیہ سے اشاعت کے متعلق بھی عرض کرنا ہے۔ قولِ فیصل میں ہمارے شاعرِ محترم نے اپنے کلام کے زیادہ تر حصہ کا اثر آپ کو بتا دیا، جو حصہ باقی بچ رہا تھا یا جسے ہم ان کے "عہدِ پختگی" کی یادگار کہہ سکتے ہیں، اسے رفیقِ مکرم مولانا عبدالوحید رحمانی صاحب شیخ الجامعہ کے بیحد اصرار پر نسیم صاحب نے اپنے پیش لفظ "قولِ فیصل" کے ساتھ جامعہ سلفیہ کو اشاعت کے لئے مرحمت فرمایا۔ اس نوازش پر موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے میں اپنی اس حسرت کا بھی اظہار کر رہا ہوں کہ کاش ہم کو نسیم صاحب کے ایک سے زائد مجموعۂ کلام کی اشاعت کی سعادت ملتی۔

جامعہ سلفیہ کے ناظمِ اعلیٰ مولانا شاہد جنید صاحب اور دیگر ذمہ داران کا بھی شکر گذار ہوں کہ انھوں نے "گفتارِ نسیم" کو جامعہ سے شائع کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ محترم نسیم صاحب کو صحت وعافیت عطا فرمائے اور ان کے تعمیری واصلاحی کلام سے قارئین کو مستفید ہونے کی توفیق بخشے، وَصَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَسَلَّم۔

مقتدیٰ حسن ازہری بن محمد یاسین
جامعہ سلفیہ، بنارس

۲۲ر محرم ۱۴۱۴ھ
۱۳ر جولائی ۱۹۹۳ء

☆☆☆☆☆☆

AsliAhleSunnet.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

شاعری کسبی نہیں وہبی چیز ہے۔ یہ ایک عطیۂ قدرت ہے، اور اس کے بارے میں بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ؎

ایں سعادت بہ زورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ہاں یہ ضرور ہے کہ خدا کی عطا کردہ اس صلاحیت کو فروغ دینے میں علم کی دولت، کثرتِ مطالعہ، زبان و بیان کی باریکیوں سے آگہی اور مشاہدات و تجربات کی بوقلمونی، نیز فنِ عروض سے واقفیت بھی اشد ضروری ہے۔ مگر سب سے بڑی چیز وجدان ہے۔ اگر شاعر کی طبع موزوں ہے اور اسے شعور و وجدان کی دولت بھی نصیب ہے تو وہ اپنے دلی جذبات و احساسات کو خوبصورت اور پُر اثر طور پر شعری جامہ پہنا سکتا ہے۔ شاعری وہ فن ہے جس کے متعلق حضرتِ ثاقب عظیم آبادی مرحوم نے فرمایا تھا کہ ؎

تمام فن ہیں ضروری اس ایک فن کیلئے

یعنی جتنے بھی فنونِ لطیفہ (FINE ARTS) ہیں سب سے کچھ نہ کچھ آگہی شاعر کے لئے ضروری ہے۔ موسیقی، مصوری اور پیکر تراشی، شیشہ گری اور آئینہ سازی کے فن سے واقفیت شاعری کے لئے بہت ہی ممد و معاون ہوتی ہے۔ شاعری

AsliAhleSunnet.com

کو دیگر فنونِ لطیفہ پر اس لئے سبقت حاصل ہے کہ چند لفظوں میں شاعر بڑی خوبصورتی سے اور بڑے پُر اثر انداز میں وہ سب کچھ کہہ جاتا ہے جو نہ لکیریں بیان کر سکتی ہیں نہ تصویریں۔ شاعری میں جذبہ وخیال کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ مگر جب تک سینے میں دلِ گداختہ نہ ہو اور زبان و بیان پر بھر پور قدرت نہ ہو اچھا شعر کہنا مشکل ہے۔

جناب مولوی عبدالقدوس صاحب نسیمؔ بنارسی بھی ایک فطری اور وہبی شاعر ہیں۔ جو دولتِ علم بھی رکھتے ہیں اور مطالعہ ومشاہدہ اور شعور و وجدان کے بھی مالک ہیں۔ وہ مولوی زادہ بھی ہیں اور خود مولوی اور عالمِ دین بھی مگر وہ کبھی بھی زاہد خشک نہیں رہے۔ یہی سبب ہے کہ انھوں نے عالمِ دین ہوتے ہوئے بھی اچھی خاصی شاعری فرمائی ہے۔ ان کے کلام میں حسن وعشق کے معاملات کی ترجمانی بھی ملتی ہے اور زمانے کا دکھ درد اور انسانی زندگی کا کرب بھی پایا جاتا ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ وہ اپنا کلام جو انھوں نے مختلف ادوار میں اور مختلف ماحول کے زیرِ اثر قلمبند کیا محفوظ نہ رکھ سکے۔ انھوں نے شاعری کی طرف اتنی توجہ نہ دی جس کی وہ متقاضی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس طویل مدتِ حیات میں جو کچھ کہا اس کا ایک غالب حصہ کاغذ پر محفوظ نہ رہ سکا۔ انھوں نے خود اپنی کئی بیاضوں کو نذرِ آتش کیا اور اب اپنے قدردانوں کے بار بار کہنے پر انھوں نے اپنا بچا ہوا کلام کتابی شکل میں شائع ہونے کے لئے میرے حوالہ کیا ہے۔ جو آپ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔

جیسا کہ نسیم صاحب نے اپنی مختصر روداد حیات میں خود فرمایا ہے، انھوں نے شاعری اپنے زمانہ طالب علمی ہی میں شروع کر دی تھی مگر بہ وجوہ اس کا علم انھوں نے لوگوں کو ہونے نہ دیا اور اپنا کلام اپنے ہی تک محدود رکھا۔ سبب کچھ تو یہ تھا کہ ان کے خاندان میں شاعری کو کچھ اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔

AsliAhleSunnet.com

شاعروں کی مفلوک الحالی اور ان کی اخلاقی کمزوریاں سب پر عیاں تھیں۔ وہ رئیس ابن رئیس ہیں اور اُن کے لئے غالب کا یہ مصرع بے جھجک پڑھا جاسکتا ہے کہ ؎

کچھ شاعری ذریعۂ عزت نہیں مجھے

ان کی تاجرانہ مصروفیات اور گھریلو ذمہ داریوں نے بھی ان کو شاعری کے لئے زیادہ وقت فارغ نہ کرنے دیا۔ مگر ان کے دولت کدہ پر ہندوستان کے مشاہیر شعراء جو بنارس آتے تھے حاضری دیتے تھے۔ مخصوص شعری نشستیں ہوتی تھیں اور شعراء کرام دادِ سخن اور انعام و اکرام سے نوازے جاتے تھے نسیم صاحب سب کا کلام سنتے اور ان کے اندر جو شاعر چھپا ہوا تھا ان سے بھی شعر کہلواتا۔ اس بات کی تصدیق خود ان کی تحریر سے بھی ہوتی ہے۔ شاعری کے لئے نسیم صاحب نے اپنے ذاتی مطالعہ اور فطری ذوق کو اپنا رہنما بنایا اور انھوں نے کسی استادِ فن کے آگے زانوئے تلمذ تہ نہ کیا۔ اگر وہ کسی ماہرِ فن سے اپنے کلام پر اصلاح بھی لیتے اور مشورۂ سخن کرتے تو ان کو فائدہ ہی پہونچتا۔ مگر نہ جانے کیوں انھوں نے اس امر سے گریز کیا۔ بہرکیف ان کا جو کلام مطبوعہ شکل میں آپ کے سامنے ہے اس کے مطالعہ سے آپ خوش وقت ہوں گے اس کا مجھے یقینِ کامل ہے۔

نسیم صاحب کے کلام میں غمِ جاناں بھی ہے اور غمِ دوراں بھی مگر سب سے بڑھ کر غمِ آخرت اور فکرِ عقبیٰ جس کی جانب انھوں نے بار بار ہماری توجہ مبذول کرائی ہے اور اپنی غزلوں میں بھی اس کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے قسامِ ازل سے شاعرانہ مزاج کیساتھ ایک دلِ دردمند پایا اور ان کی طبیعت میں شوخی اور بذلہ سنجی بھی پائی جاتی ہے لیکن انھوں نے سنجیدگی اور متانت کا دامن کبھی نہیں چھوڑا۔ نسیم صاحب کے اس مختصر سے مجموعہ میں غزلیں بھی ہیں اور نظمیں بھی اور

AsliAhleSunnet.com

اور کچھ متفرق اشعار بھی۔ ان کی غزلوں میں سوز و گداز ہے۔ تغزل کی چاشنی ہے اور دعوتِ غور و فکر بھی۔ وہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ کے قائل ہیں اور ہم کو حرکت و عمل کی ترغیب دلاتے ہیں۔ اُن کی کئی غزلیں بڑی معیاری ہیں۔ اور کئی اشعار ایسے ہیں جو یاد رہنے اور بار بار پڑھنے کے قابل ہیں۔ انہوں نے عشق بھی کیا ہے۔ مگر ان کا عشق بڑا مہذّب اور پاکیزہ و شستہ ہے۔ ان کی محبت دیوانگی آشفتہ سری اور چاک گریبانی کی قائل نہیں۔ اس لئے وہ فرماتے ہیں ؎

ہم تیرے غم کو لیکر ہر سر خوشی سے گذرے
تیری خوشی کی خاطر اپنی خوشی سے گذرے
سمجھے نہ کوئی ہم کو درد آشنا تمہارا
جب بھی کہیں سے گذرے سنجیدگی سے گذرے

ان اشعار میں بلا کی تاثیر ہے اور محبّت کا بڑا مہذّب اظہار۔ اس میں بڑی تہ داری ہے۔ دونوں اشعار میں بہت سی باتیں کہی گئی ہیں۔ ذیل میں اور بھی اشعار مختلف فکر و خیال کے پیش کرتا ہوں۔ جنہوں نے مجھے کافی متاثر کیا ہے اور جو ہر یا ذوق قاری کے لئے اپنے اندر سامانِ جاذبیت رکھتے ہیں ؎

دل خانۂ خدا ہے نظر جادۂ حرم
عالم اسی کا ہے جسے قلب و نظر ملے

شاعر نے دل کو خانۂ خدا اور نظر کو جادۂ حرم قرار دے کر قلب و نظر کی قدر و قیمت اور اس کی پاکیزگی کو بڑی معنویت اور مقصدیت عطا کی ہے ؎

میرے دل میں تری یادوں کی ضیا باقی ہے
راہِ ہستی میں یہی ایک دیا باقی ہے

AsliAhleSunnet.com

سوئے مقتل میں چلا ہوں پئے تسلیم و رضا
شاید اب بھی کوئی تکمیلِ وفا باقی ہے

مندرجہ بالا دونوں اشعار میں شاعر نے بندگی اور تقاضائے بندگی کی طرف بڑے بلیغ اشارے کئے ہیں۔ محبوب (محبوب حقیقی) کی یاد ہی زندگی کی تیرہ و تار رہگذار میں روشنی بنتی ہے اور جادۂ عشق کا راہی کامیاب و کامراں گذرتا ہے۔ ایک عاشقِ صادق بندۂ تسلیم و رضا ہوتا ہے اور سوئے مقتل بھی وہ شاداں و فرحاں جاتا ہے۔ اور اپنی وفاداری کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔ تکمیلِ وفا جان کی بازی لگا کر ہی ہوتی ہے۔

انتظار کی گھڑی بڑی صبر آزما ہوتی ہے اور تکلیف دہ بھی۔ اسی لئے عربی کا مقولہ ہے "الانتظار اشد من الموت"۔ لیکن حضرتِ نسیم بنارسی نے اس سے اختلاف کیا ہے اور معشوق کے انتظار میں جو کیفیت اور نشاط و فرحت کا جو عنصر پنہاں ہے اسے بڑے حسین انداز میں پیش کیا ہے ؎

جی چاہتا ہے یونہی زمانہ گذار دیں
کتنی حسین گھڑی ہے ترے انتظار کی

اس شعر میں انتظار کی گھڑی کو کتنی حسین کہہ کر دلیل کے ساتھ پیش کیا ہے "جی چاہتا ہے یونہی زمانہ گذار دیں"

ایک ہوس پرست عاشق صرف لذتِ وصال چاہتا ہے اور محبوب کے انتظار میں جو کیفیت پوشیدہ ہے وہ اس سے نابلد ہوتا ہے۔ نسیم صاحب کا یہ شعر لطف انتظار کو بڑی خوبصورتی سے پیش کرتا ہے۔

خطرہ ہے ہر اک لمحہ کسی برقِ تپاں کا
گلزار میں پھولوں کو قرار آئے کہاں سے

مذکورہ بالا شعر میں شاعر نے موجودہ انسانی زندگی میں جو بے قراری اور کرب

AsliAhleSunnet.com

وغم کی جو کیفیت ہے اسے بڑے مؤثر انداز میں پیش کیا ہے۔ عموماً طائر قفس نصیب کو چمن کے لئے بے قراری ہوتی ہے۔ مگر یہ دور جس سے ہم سب گذر رہے ہیں، اس قدر پُر آشوب اور پُر خطر ہے کہ صحنِ چمن میں رہتے ہوئے بھی پھولوں کو اطمینانِ خاطر نصیب نہیں، اس لئے کہ ہر لمحہ کسی برقِ تپاں کا خطرہ لاحق ہے۔ بمبئی جو عروس البلاد تھا اور جہاں ملک کے گوشہ گوشہ سے لوگ جا کر جائے عافیت ڈھونڈتے تھے اب وہاں بھی کوئی جائے امن و امان نصیب نہیں۔ یہی حال ہندوستان اور بیشتر ممالک کا ہے۔ شاعر حقیقت کا ترجمان ہوتا ہے اور اس شعر میں ہماری موجودہ زندگی میں خوف وہراس اور وحشت ہے اسے بہ طریقِ احسن پیش کیا ہے۔

یہ دل کا زخم یارب بھر نہ جائے
محبّت کی یہی ہے اِک نشانی

محبوب کے ہاتھوں جو زخم دل کا تحفہ ملتا ہے وہ عاشق کے لئے بڑا بیش قیمت ہوتا ہے اور وہ اسے محبّت کی ایک گراں قدر نشانی جان کر سینے سے لگائے رکھتا ہے۔ شاعر نے زخمِ دل کی شکایت نہیں کی ہے۔ اسے تو زخمِ دل عزیز ہے اور اسی لئے وہ اپنے رب سے دُعا گو ہے کہ اس کا یہ زخمِ دل کبھی نہ بھرے اس لئے کہ یہ محبوب کی نشانی ہے ؎

ٹھہرنا اور چلنا دونوں مشکل
بڑی پُر خم ہے راہِ زندگانی

زندگی کا رستہ بڑا دشوار گذار اور پُر خم ہوتا ہے۔ اس راہ پر چلنا، ٹھہرنا دونوں ہی بڑا ہمّت شکن کام ہے۔ اس کیفیت کو مندرجہ بالا شعر میں پورے تغزل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

زندگی سے متعلق نسیم صاحب کا یہ شعر ؎

AsliAhleSunnet.com

تلاطم نام ہے جب زندگی کا

میں طوفانوں میں ساحل ڈھونڈتا ہوں

بڑا سبق آموز ہے اور ہمیں ایک حسین پیغام دیتا ہے۔ نسیم صاحب کی طبیعت مشکل پسند ہے، وہ طوفانِ حوادث سے گھبراتے نہیں بلکہ دامنِ طوفان میں ساحل تلاش کرتے ہیں۔ اگر یہ ذوق سب کو نصیب ہو تو دشواریٔ حیات آسانیوں میں بدل جائے۔

ان کی ایک بڑی اچھی غزل ہے جس کا مطلع ہے ؎

کسے تھی ہستی عزیز اپنی متاعِ سوزِ جگر سے پہلے

کہاں تھا عالم میں حُسن اتنا کسی کی پہلی نظر سے پہلے

اس مطلع میں جس کیفیت کا اظہار ہے وہ دامنِ دل کھینچتا ہے۔ اس شعر میں بڑا بھرپور تغزل ہے کسی کی پہلی نظر سے پہلے نہ تو شاعر کو اپنی زندگی پیاری ہوتی ہے اور نہ اسے متاعِ سوزِ جگر ملتی ہے اور نہ ہی اس بزمِ آب و گِل میں کوئی حسن نظر آتا ہے، اس غزل کے اور اشعار بھی قابلِ مطالعہ ہیں۔

میں اٹھاؤں جامِ بادہ نہیں دل کو یہ گوارا

تری بزم میں کھڑا ہوں فقط اک نظر کی خاطر

کتنا حسین شعر ہے اور اس میں اس عاشقِ صادق کی منظر کشی کی گئی ہے جو کسی بزمِ طرب میں جام و مینا کے لئے نہیں بلکہ اس کی اک نگاہِ محبت کے لئے کھڑا ہے۔

غالبؔ نے کہا تھا ؎

ہستی کے مت فریب میں آجائیو اسد

عالم تمام حلقۂ دامِ خیال ہے

نسیمؔ صاحب زندگی کی حقیقت کو اک دوسرے انداز میں پیش کرتے ہیں

AsliAhleSunnet.com

اور کہتے ہیں ؎

افسانۂ زندگی کا حد درجہ دل شکن ہے
دھوکہ نہ کوئی کھائے سرخیِ داستاں سے

زندگی کا افسانہ بہ ظاہر بڑا خوبصورت لگتا ہے لیکن فی الواقعہ حد درجہ دل شکن ہوتا ہے۔ اور اس کی حقیقت سے وہی آشنا ہوتے ہیں جو زندگی کے تلخ حقائق کا تجربہ رکھتے ہیں۔

گفتارِ نسیم میں کئی غزلیں ایسی ہیں جن کو غزل مسلسل کا نام دیا جا سکتا ہے۔ ان غزلوں میں ایک ہی کیفیت کا اظہار تسلسل کے ساتھ کیا گیا ہے۔ "تیرے بغیر" کے ردیف میں جو غزل کہی گئی ہے اس میں شاعر نے اپنی رفیقۂ حیات سے دائمی مفارقت کے بعد جو کچھ محسوس کیا ہے بڑے پُر اثر انداز میں پیش کیا ہے۔ محبوب سے جدائی کے بعد یہ دنیا اور اس کی بہاریں بے معنیٰ ہو جاتی ہیں۔ سات اشعار پر مشتمل یہ غزل ایک نظم کا درجہ بھی رکھتی ہے جس کا عنوان "تیرے بغیر" دیا جا سکتا ہے۔

"فضا حمد ربّ العلیٰ گا رہی ہے"۔ یہ غزل بھی غزلِ مسلسل ہے اور دیندار شاعر نے آخر شب کی گھڑیوں میں جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا ہے اسے بڑی جاذبیت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ پچھلے پہر کا وقت یادِ الٰہی اور قبولیتِ دُعا کے لئے بڑا قیمتی ہوتا ہے۔ اس وقت کی ساری کیفیت اس غزل میں موجود ہے۔ کاش اس قبیل کے بہت سے اشعار جو انھوں نے نذرِ آتش کر دیئے اور جو اُن کے حافظہ میں بھی موجود نہیں کتاب میں شامل ہوتے تو ان کی غزلیہ شاعری اور بھی وسیع نظر آتی، مگر جو کچھ موجود ہے وہ درخورِ اعتنا ہے۔ اور ہم اسے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ان اشعار میں کہیں حسنِ بیان دامنِ دل کھینچتا ہے اور کہیں فکر و خیال کی رعنائی ہم کو متاثر اور مکیف

AsliAhleSunnet.com

کرتی ہے۔

ان کی شاعری کا مقابلہ کسی مخصوص دور کی شاعری اور کسی مخصوص گروپ کے شعراء سے نہیں کیا جاسکتا۔ انھوں نے آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد اور ہر زمانہ جو کچھ کہا ہے سب کو بغیر کسی تعین سن وسال کے یکجا کردیا ہے مگر شاعری خواہ کسی بھی دور کی ہو اگر اس میں توانائی اور برنائی ہے اور آپ کو متاثر کرنے کی طاقت ہے تو ہر دور میں اس کی قدر ہوگی۔ چنانچہ نسیمؔ صاحب کے کئی اشعار ہمارے دل کے نہاں خانوں میں محفوظ رہیں گے۔ اور ہم جب بھی انھیں دہرائیں گے تو دماغ اور دل کو فرحت اور بالیدگی نصیب ہوگی۔

نسیم صاحب ایک خدا ترس انسان ہیں اور ان کی شاعری میں اخلاقی اور اصلاحی پہلو کو بہت اہم مقام حاصل ہے۔ انہوں نے کلامِ سعدیؒ کا بغور مطالعہ کیا ہے اور مولانا حالیؒ اور علامہ اقبالؒ وغیرہ کو بھی خوب پڑھا ہے۔ چنانچہ ان کی نظموں میں زیادہ تر نظمیں دینی ہیں۔ خدائے وحدہٗ لاشریک کی تعریف، نعت شریف، مناجات اور توحیدِ خالص کا اظہار نیز حسنِ عمل اور فکرِ آخرت کی ترغیب و تشویق ان کی دینی نظموں کا خاصہ ہے۔ انہوں نے اپنی شاعری سے یہ نیک کام لیکر اپنے آپ کو "اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ" کے زمرہ میں شامل کرلیا ہے۔ ان کی نظموں کو اسلامی ادبیات میں اچھی جگہ مل سکتی ہے۔

نسیم صاحب نے عورت سے متعلق بھی نظم کہی ہے مگر انھوں نے چوٹی کنگھی، لب و رخسار اور گیسوئے خمدار، عشوہ و غمزۂ یار کی شاعری نہیں کی ہے۔ وہ انسانی نفسیات سے بخوبی واقف ہیں۔ ان کی والدۂ محترمہ مرحومہ اور شریکِ زندگی کی محبت اور شفقت نے ان کو کافی متاثر کیا ہے۔ والدہ

AsliAhleSunnet.com

ماجدہ سے متعلق ان کی نظم بڑی قابلِ قدر ہے۔ "میری امی میں ترے پیار کا بدلہ کیا دوں" کے عنوان سے جو نظم انھوں نے کہی ہے اسے پڑھ کر آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں اور قارئین کو فطری طور پر اپنی والدہ کی یاد آجاتی ہے۔

نسیم صاحب کی کچھ نظموں کو رومانی نظموں کا درجہ بھی دیا جا سکتا ہے جیسے "حسنِ غمگین اور شاعر" وغیرہ۔ ان نظموں کا اردو ادب میں کیا مقام ہوگا اس سے بحث نہیں مگر یہ نظمیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ نسیم صاحب کو اپنی بات کہنے اور اپنے جذبات کا بخوبی اظہار کرنے پر بخوبی قدرت حاصل ہے، انہوں نے جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا اس کو خوبصورت طور پر نظم کر دیا ہے۔

نسیم صاحب اگر اپنا کلام محفوظ رکھتے تو اردو ادب میں ایک بڑا سرمایہ محفوظ رہتا۔ شہر بنارس کا ادبی مقام بہت بلند ہے۔ اس تاریخی سرزمین سے کئی ایسے شعراء ابھرے جو آسمانِ ادب پر آفتاب و ماہتاب بن کر درخشاں ہوئے۔ جب بنارس کے قابلِ ذکر شعراء کا کوئی معتبر تذکرہ شائع ہوگا تو نسیم صاحب کو بھی ضرور یاد کیا جائے گا۔ مجھے خوشی ہے کہ ایک ایسے شاعر کا کلام جو نام و نمود سے بے نیاز رہا آج کتابی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے اہلِ نظر اس کی قدر فرمائیں گے۔ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے آپ خود پڑھئے اور لطف اندوز ہوئیے!

؎ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

حفیظ بنارسی

صدر شعبۂ انگریزی — مہاراجہ کالج، آرہ

٭٭٭٭٭٭

AsliAhleSunnet.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قولِ فیصل

ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق احسن تقویم کو جسے اس نے خلافتِ ارضی عطا کرنے کے لئے پیدا کیا تھا، متنوع صلاحیتوں سے نوازا ہے تاکہ بنی نوع انسان اس کارگہِ حیات میں اپنی زندگی کے ہر موڑ پر انھیں استعمال کرکے صحیح راستہ اختیار کرتا رہے۔

آدم اور ابنِ آدم کی پیدائش کے بعد ہی سے اس کا خالق اس کو سب صلاحیتوں سے نوازتا رہتا ہے۔ بچپن کے ایام سے، پھر اس کے بعد سنِ رُشد تک، پھر جوانی کی ابتداء سے اس کی عمر کی پختگی تک تمام صلاحیتیں اس کو مل جاتی ہیں، حکمت و دانائی، "بلوغت اشدہ" کے بعد ملتی ہے۔ پھر اس کے خالق نے اسی انسان کے دل میں حب الشہوات، دنیاوی ساز و سامان کی خواہش اور دوسرے ساز و سامان کی طلب، تڑپ اور تشویق خوب مزین اور سنوار کر بھر دی ہے تاکہ یہ تمام سامان اس کی دنیاوی زندگی میں اس کے سکون و آرام کا سبب بنیں اور وہ رب کی رضا اور خوشنودی حاصل کرتا رہے۔

جب میں بچپن کی سرحد پار کرتا ہوا سنِ رشد تک اور پھر بلوغت تک پہنچا میری تعلیم، عربی، فارسی، اردو، دینی دنیوی ان تمام کے پوری ہونے میں ابھی دیر تھی۔ اسی وقت سے میرے اندر شاعری اور شعر گوئی کا جذبہ بیدار ہو چکا تھا میں ہر چیز میں اور ہر منظر فطرت میں بہت گہرائی سے غور و فکر کرتا۔ مجھے پھولوں کا بے حد شوق تھا۔ باغ میں جاتا تو نوخیز کلیوں کو اس کے کھلنے سے پہلے ہی توڑ کر گھر لے آتا، پھر جب وہ کلیاں کھل کر اپنا حُسن دکھلاتیں اور خوشبو

AsliAhleSunnet.com

بکھیرتیں، گھر کا ماحول مہک جاتا۔ باغ میں بلبلِ شیدا و خوش الحان کے نغمے سب میرے دل میں جذبۂ عشق و محبت بیدار کرتے رہتے۔ حصولِ تعلیم کے ایام میں، میں نے عرب شعراء کے کلام، فارسی شعراء کے دواوین اور مشہور زمانہ شعراء کے کلام کا خوب مطالعہ کیا، پڑھا اور خوب پڑھا۔ ان سب سے استفادہ کیا۔ ان تمام کاوشوں اور محنتوں سے میرے اندر شعر گوئی کی صلاحیت بیدار ہوئی۔ بالکل ابتداء میں کہے ہوئے اشعار میں سے دو شعر نمونہ کے طور پر تحریر کرتا ہوں ؎

یہ دنیا ایک منزل ہے مسافر کا ٹھکانا ہے
نہ سو غافل ارے ناداں سحر ہوتے ہی جانا ہے
بچا دامن کو تو اپنے نہ کانٹوں میں الجھ جائے
دو غنچے توڑ کر رکھ لے وہاں کا گھر سجانا ہے

یہ اشعار میرے شبستانِ حیات میں برسوں زینتِ طاق تھے جو میری شاعری کا ایک اچھا نمونہ پیش کرتے ہیں، اور میرا نقطۂ نظر بھی واضح کرتے ہیں۔ میرے خیال اور ذہن میں خود ہی اچھی زمین میں اچھے اشعار کی آمد ہو جاتی۔ یہ تمام ایک اثر کے ماتحت ایک جذبہ کے ساتھ ہوتے رہے۔ میں نے دو شعر میں ایک حقیقت نمایاں کی ہے ؎

کتنے ناشاد مسرت کو ترس جاتے ہیں
کتنے دل شاد غمِ زیست سے گھبراتے ہیں
یہ ہے دنیا یہاں سایہ ہے کبھی دھوپ کبھی
راہ رَو وہ ہیں جو خاموش گذر جاتے ہیں

میں نے ابتدا سے آج تک ہر صنفِ سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ نظمیں خوب لکھتا تھا اور بہت جلد پوری کر دیتا تھا۔ غزلیں "حب الشہوات" کی

AsliAhleSunnet.com

پہلی چیز" من النساء" کے تصور سے پیدا ہوتی ہیں ۔ اس طرزِ سخن میں محبوب کو خواہ وہ عشق حقیقی ہو یا عشق مجازی ۔ دونوں میں مخاطب مذکر ہی ہوتا ہے ۔ میں جب اپنی غزل میں مجازی عشق اپناتا اور اپنے عشق کا اظہار کرتا ، بہت ہی محتاط طرز اختیار کرتا ، رنگ اسی کا اور حسن کلام میں اسی کا بھرتا ۔ یہ صنف اپنے اندر مضامین کی رنگینیاں سمولیتی ۔ میں نے غزل میں عشقِ مجازی کا چرچا ہرگز نہ ہونے دیا ۔ اپنی عزت اور محبوب و معشوق کی عصمت و عفت کا بہت زیادہ خیال رکھتا تھا ۔ مگر پھر بھی بے احتیاطی میں رازِ الفت افشاء ہوتے دکھائی دیتا ۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ غزل کے جو معنی لغت میں مرقوم ہے اس میں میری شاعری ہو ۔ غزل کہہ کر میں پریشان ہو جاتا مگر دل کے ہاتھوں اور ماحول کے اثر سے غزل سرائی کرتا رہتا تھا ۔ نظم اور غزل اور دوسرے مضامین کے اشعار کا ایک انبار میرے پاس اکٹھا ہو چکا تھا مگر شاعری کے اس راز کو بہت کم لوگ جانتے تھے ۔

ایک ایسا زمانہ آیا جب میرے زمانہ کے مشہور شعراء اور بلند پایہ سخنور مشاعروں میں بلائے جاتے ۔ جوش ملیح آبادی ، فراق گورکھپوری ، روش صدیقی ، جگر مراد آبادی ، سلام مچھلی شہری ، شفیق جونپوری ۔ یہ تمام مشاعروں کی رونق ہوتے تھے ۔ کئی مشاعروں میں میں نے اپنی غزل ان شعراء کی موجودگی میں پڑھی اور تعریف و تحسین سے نوازا گیا ۔ ان مشاعروں کی نشست کو بزمِ ادب کا نام دیا جاتا ۔ بہت اچھے مشاعرے ہوا کرتے تھے ۔ بعد کے زمانہ میں اس بزمِ ادب کو سامعین کی بدتمیزی نے بزمِ بے ادب کر دیا ۔ کئی بار اس قسم کے مشاعروں میں سے میں نے راہِ فرار اختیار کی ۔ گھر آکر خوب غور و فکر میں پڑ جاتا ۔ پھر اپنا تازہ کلام خود ہی چاک کر دیتا ۔ بہت سے شاعر اپنی غزل کو حقیقی تغزل کا رنگ دے کر حسن کو بے نقاب

AsliAhleSunnet.com

اور عشق کو رسوا کرتے تھے۔ اب میں اپنی شاعری اور اپنی غزل سرائی پر بھی متفکر رہنے لگا۔ سوچنے لگا کہ غزل میں جو مضامین مرتب کئے جاتے ہیں ان تمام کی بنیاد زیادہ تر صرف خیالات اور تصورات ہی پر ہوا کرتی ہے۔ اس قسم کے اشعار اور ایسے کلام کا انجام کیا ہوگا۔ جو شعراء پچھلے زمانہ میں گذرے ہیں ان کا کلام اس زمانہ میں مغنیات اپنی سریلی آواز، اور پُر کشش لے کے ساتھ طبلہ اور ستار کی دُھن پر گاتی ہیں اور بازاروں میں گلیوں میں خوب دھوم مچاتی ہیں۔ تو کیا میرا کلام، میری غزل، میرے اشعار بھی اسی طرح گائے جائیں گے۔ کیا ان سب کا انجام ایسا ہی ہوگا۔ اس دنیا میں واہ واہ سے نوازا گیا۔ اس دنیا میں آہ آہ نہ ملے۔ اپنی محبت کا راز فاش ہونے کے ڈر سے اور محبوب کی جگ ہنسائی کے خوف سے میرے دل نے مجھے مجبور کر دیا ؎

کھل نہ جائے کسی محفل میں یہ رازِ الفت
نذرِ آتش کیا میں نے کئی دیوانِ غزل

میں اپنی بات کیا سناؤں، غزل کا عام حال ایسا ہی ہے۔ کم شاعر اس قسم میں احتیاط کا دامن تھامے رہتے مگر اکثر بہک بہک کر رسوائی جمع کر لیتے تھے۔ ؎

رہ گئی کاکلِ پیچاں میں الجھ کر دنیا
ہو نہ پایا کسی شاعر کو بھی عرفانِ غزل

میں نے اپنے کلام کی کوئی خاص حفاظت نہ کی، لکھا ہوا کلام جو مانگتا اس کے حوالہ کر دیتا۔ بے دلی کے ساتھ پھاڑتے، جلاتے برباد کرتے کرتے زمانہ گذرا، عمر گذری، میں نے عشق و محبت کی تاثیر سمجھی تھی، وصالِ یار، ہجر و فراق سب کی حقیقت جانی تھی۔ اس لئے اشعار آتے رہے، غزلیں

AsliAhleSunnet.com

ہوتی رہیں، نظمیں لکھی جاتی رہیں، دماغ میں انجامِ غزل بھی تھا مگر ماحول کے اثرات سے سب کچھ ہوتا رہا ؎

دل دھڑکتا ہے اٹھاتے ہوئے قرطاس و قلم
میں نہ ہو جاؤں سرِ حشر پشیمانِ غزل

جس کے دیدار نے، جس کے خیال اور تصورات نے مجھ کو غزل سرائی سکھائی جس کے عارض و رخسارِ رنگیں سے صبحِ پُر نور اور صبحِ درخشاں کا خیال باندھا کرتا، جس کی زلفِ سیہ، ابرو مژگاں سے شاعری میں جان آتی جب وہ نظر سے دور ہو گیا تب میری شاعری دم توڑ گئی۔ ؎

اٹھ گیا بزمِ تمنا سے کوئی آخرِ شب
لے گیا ساتھ میں اپنے سبھی عنوانِ غزل

اس کے بعد اب جو کلام اور معتد بہ مجموعہ صاحبِ فہم و دانش کے سامنے آیا ہے یہ میرے بہت سے احباب کے پے در پے تقاضا کا نتیجہ ہے۔ اب مجھ کو کچھ بھی غم نہیں کہ پسندیدگی اور ناپسندیدگی کا دار و مدار اکثر طبائع کی مناسبت اور عدمِ مناسبت پر ہے۔ شعر کی اصل تعریف یہ ہے کہ بہترین اسلوب بیان کے ساتھ کوئی بات کہی جائے۔ یا پھر حسنِ تخئیل حسنِ بیان کا مجموعہ ہو۔ کچھ شاعر دنیا میں ایسے بھی ہوئے ہیں جو اپنے وقت کی رسمِ شاعری سے آزاد تھے۔ تاہم ان کی شاعری کا اثر اس وقت تک قائم و باقی رہے گا۔ جب تک انسان میں جذبات و تخیلات کا عنصر موجود ہے۔ بہت سے شاعروں کی قدر ان کے زمانے والوں نے نہ کی۔ جس کی وجہ ایک یہ بھی تھی کہ وہ ذوقِ کلام سے نابلد تھے۔ شعراء کی سوانح عمری کا مطالعہ کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی شاعر اعلیٰ خیال ہوتا ہے تو لازم نہیں کہ زندگی میں اس کے افعال بھی اتنے بلند رہے ہوں یعنی شاعر کے قول

AsliAhleSunnet.com

و فعل میں مطابقت لازم نہیں۔ یہ "قولِ فیصل" خود خالقِ عالم ہی کا ہے۔ مگر ایسے شاعروں کی کمی نہیں جنہوں نے اپنی زندگی اور کلام میں مطابقت پیدا کرنے کی پوری کوشش کی اور کامیاب ہوئے۔

میرا مجموعۂ کلام بہ صد اہتمام آپ کے سامنے ہے۔ اس میں ہر قسم کے اشعار ہیں۔ غزل بھی موجود ہے۔ یہاں ایک شعر اور لکھنے کو جی چاہتا ہے ؎

سُنا ہے حشر میں شانِ کرم بیتاب نکلے گی
لگا رکھا ہے سینے سے متاعِ ذوقِ عصیاں کو

ایک اور شعر ؎

چھین کر دستِ حوادث سے گُلِ تر سارے
دے گیا کون سخن سنج کو گفتارِ نسیم

نہ چاہتے ہوئے بھی سب کچھ ہو گیا۔ امید ہے اہلِ ذوق حضرات قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ میں کیا میری بساط کیا۔ انتشار کے بعد یہ کام آسان نہ تھا۔ علامہ اقبال کے چند اشعار میں ترمیم کرتے ہوئے عرض ہے۔ ؎

اک فغانِ بے شرر سینے میں باقی رہ گئی
سوز بھی رخصت ہوا جاتی رہی تاثیر بھی
مردِ مومن جی رہا ہے بند ہے اسکی زباں
خود پشیماں ہے پشیماں ہے ہر اک تدبیر بھی
خود بخود مٹی کی جانب اب کھچا جاتا ہے دل
ہے اسی مٹی سے میری یہ حسیں تصویر بھی
سو رہی ہے قبر میں اپنی متاعِ زندگی
قادرِ مطلق بھی ہے وہ کاتبِ تقدیر بھی

میرے اس مجموعۂ کلام کو قوم کے سامنے لانے میں جن حضرات نے

AsliAhleSunnet.com

میری حوصلہ افزائی کی ہیں ان تمام حضرات کا تہِ دل سے شکر گذار ہوں۔ خاص طور پر اپنے معاون پروفیسر ایم عبدالحفیظ صاحب حفیظ بنارسی کا بہت زیادہ ممنون ہوں جنہوں نے میرے تمام منتشر کلام کو یک جا کرنے میں میرے ساتھ تعاون کیا۔ ؎

سپردم بہ تو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

راقم الحروف
عبدالقدوس نسیم بنارسی

AsliAhleSunnet.com

AsliAhleSunnet.com

منظومات

AsliAhleSunnet.com

AsliAhleSunnet.com

مناجات

تو خالقِ دوزخ ہے تو مالکِ جنّت ہے
غصّہ سے ترے آگے یارب تری رحمت ہے

تو واحد و یکتا ہے کوئی بھی نہیں تجھ سا
ہر شے پہ دو عالم کی حاصل تجھے قدرت ہے

تو مُلک کا مالک ہے دے مُلک جسے چاہے
ذلّت ہے ترے بس میں، بس میں ترے عزّت ہے

ہم بندۂ عاجز ہیں، مختارِ دو عالم تو،
کرتا ہے تو ہی پوری جو اپنی ضرورت ہے

AsliAhleSunnet.com

ہے پیشِ نظر کعبہ ہونٹوں پہ ترا کلمہ
ہم آج حرم میں ہیں یہ سب تری قدرت ہے

کرتے ہیں طواف اِس کا ہے حکم ترا یارب
چوما ہے سیہ پتھر، حضرتؐ کی یہ سُنّت ہے

جس پر ہو کرم تیرا اُس بندہ کا کیا کہنا
دُنیا میں بھی عزت ہے عقبیٰ میں بھی عزت ہے

غصّہ سے بچا ہم کو رحمت کی نظر کردے
دوزخ ترا غصّہ ہے، جنّت تری رحمت ہے

AsliAhleSunnet.com

درود و سلام

خدایا محمدؐ پہ ہر صبح و شام تو پہونچا ہمارا درود و سلام

وہ فخرِ عرب ہیں وہ فخرِ عجم
کریم السجایا جمیل الشیم
نبی الوری و شفیع الامم
محمدؐ بھی نام اور احمدؐ بھی نام

خدایا محمدؐ پہ ہر صبح و شام تو پہونچا ہمارا درود و سلام

محمدؐ کو حق سے رسالت ملی
زمانے کو روشن ہدایت ملی
خدا کی حقیقی عبادت ملی
ہوا اُن پہ نازل خدا کا کلام

خدایا محمدؐ پہ ہر صبح و شام تو پہونچا ہمارا درود و سلام

AsliAhleSunnet.com

کہا حق نے جن کو بشیرؐ و نذیرؐ
کہا حق نے جن کو سراجؐ منیر
انہی کی محبّت میں ہم ہیں اسیر
تو دانائے رازِ دلی ہے تمام
خدایا محمّدؐ پہ ہر صبح و شام　　تو پہونچا ہمارا درود و سلام

ہیں مشہور عالم میں صادق امیں
ازل تا ابد کوئی ہمسر نہیں
ہوئی اُن پہ تکمیلِ دینِ متیں
ہوا ان پہ انعامِ داور تمام
خدایا محمّدؐ پہ ہر صبح و شام　　تو پہونچا ہمارا درود و سلام

یتیموں کے والی رسولِ کریمؐ
غریبوں پہ کرتے تھے لُطفِ عمیم
تھے مجبور و بیکس پہ بیحد رحیم
لکھی ہے کتابوں میں سیرت تمام

AsliAhleSunnet.com

خدایا محمدؐ پہ ہر صبح و شام تو پہونچا ہمارا درود و سلام

زمانے میں آئے ہزاروں نبی
تمام انبیاء کی بڑی شان تھی
کی ہر قوم کی آپ نے رہبری
نبی آپ ہیں بہرِ عالم تمام

خدایا محمدؐ پہ ہر صبح و شام تو پہونچا ہمارا درود و سلام

سرِ حشر ہوگی تمازت بڑی
پریشان و بدحال ہونگے سبھی
مٹائیں گے ہم سب کی تشنہ لبی
پلائیں گے ہم سب کو کوثر کا جام

خدایا محمدؐ پہ ہر صبح و شام تو پہونچا ہمارا درود و سلام

خدا کا بڑا ہم پہ احسان ہے
کہ حُبِّ نبی جانِ ایمان ہے
مسلماں کی یہ خاص پہچان ہے
وہ پڑھتے ہیں ہردم درود و سلام

AsliAhleSunnet.com

خدایا محمدؐ پہ ہر صبح و شام تو پہونچا ہمارا درود و سلام

وہ شافع ہمارے بہ روزِ جزا
شفاعت کریں گے بہ حکمِ خدا
خدا جن کے اعمال سے خوش ہوا
انھیں مل ہی جائے گا عالی مقام
خدایا محمدؐ پہ ہر صبح و شام تو پہونچا ہمارا درود و سلام

***

AsliAhleSunnet.com

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ایماں کی جان آپ، رسولِ خدا ہیں آپ
ختمِ رُسُلؐ ہیں آپ، نبی الوریٰؐ ہیں آپ

خیر الامم کے راہ بر و رہنما ہیں آپ
ہم پُر خطا ہیں شافعِ روزِ جزا ہیں آپ

ہے ذاتِ پاک آپ کی حد درجہ معتبر
بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

فضلِ خدا بہ صورتِ قرآن مل گیا
رب کی زباں میں رب کا ہی فرمان مل گیا

ایمان مل گیا ہمیں ایقان مل گیا
جنّت کا راستہ بہت آسان مل گیا

پڑھتے ہیں ہم درود شب و روز آپ پر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

AsliAhleSunnet.com

ہم کو دکھائی آپ نے ہے راہِ مستقیم
بس آپ ہی کی ذات ہوئی والیٔ یتیم

عورت پہ آپ کا کرم و لطف ہے عمیم
ہر اک متاعِ زیست میں جو ہو گئی سہیم

یہ سب ہے فیض آپ کا دنیا کو ہے خبر
بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

جنّ و بشر پہ آپ نے احسان کر دیا
دل منکرِ خدا کا مسلمان کر دیا

قلب و نظر کو محورِ ایمان کر دیا
مومن کو کُل جہان کے اک جان کر دیا

شاہد ہے اس کی آج بھی ہر شام اور سحر
بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

AsliAhleSunnet.com

نظریں تلاش کرتی ہیں ابتک وہی جمال
مرہم ہے زخمِ دل کا فقط آپ کا خیال

فرقت سے آپ کی دلِ مومن کو ہے ملال
اک لمحۂ فراق میں پنہاں ہزار سال

اس بے کلی کی ذاتِ خدا کو ہے بس خبر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دل چاہتا ہے آپ کو اک بار دیکھ لیں
نظروں سے اپنی جلوۂ سرکار دیکھ لیں
اے کاش ہم بھی مطلعِ انوار دیکھ لیں
عاصی کا آپ دامنِ صد تار دیکھ لیں

کر دیں فدا یہ جانِ حزیں ہم بھی آپ پر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

***

AsliAhleSunnet.com

معرفتِ حق

سُنا رہا ہوں زمانے کو ایک سچی بات
بیانِ گنگ مقدس نہ ذکرِ نیل و فرات

جہاں میں خالقِ ہستی کو جس نے پہچانا
ہے اس کے واسطے دنیا کی ساری مخلوقات

جو اپنے رب کو نہ جانے تو کیا کہیں اُسکو
اگرچہ شکل میں انساں ہے وہ مگر بدذات

خدا کو چھوڑ کے سجدہ کرے جو غیروں کو
ہزار بار سُناتے ہیں ہم اسے ھیہات

ہم اس کے جلوہ کو محدود کر نہیں سکتے
تقاضا دید کا موسیٰ نے کر کے کھائی مات

AsliAhleSunnet.com

جو دیکھنا ہو خدا کو نگاہِ حق بیں سے
تلاش کر لو کہ بکھری ہیں ہر طرف آیات

حیات آتی ہے سوکھی ہوئی زمینوں میں
خدا کے حکم سے ہوتی ہے جب کبھی برسات

یہ رنگ رنگ کے میوے یہ تہ بہ تہ خوشے
یہ سبزہ زار یہ کھیتی یہ خوب رو باغات

کیا ہے مالی نے سیراب ایک پانی سے
یہ ہے اسی کا کرشمہ جو ہے بزرگ صفات

اسی کے حکم سے گردش ہے چاند سورج کی
ہمارے واسطے حق نے بنائے ہیں دن رات

ہے زندگی کی بقا کا اسی پہ دار و مدار
یہ میٹھے پانی کے چشمے ہیں جوئے آب حیات

ہے جانوروں میں بھی عبرت ہزار پوشیدہ
لذیذ دودھ کہ پیتے ہیں ہم سبھی دن رات

AsliAhleSunnet.com

پہاڑ اور یہ انساں سیاہ و سرخ و سفید
ہزار قسم کی بولی ہیں مختلف لہجات

سمندروں میں جو پھرتے ہوئے سفینے ہیں
رواں دواں سوئے منزل ہیں بے خطر دن رات

کہیں پہ ڈوب کے تہ سے نکالتے ہیں صدف
بناتی ہیں اسے زیور جہاں کی عورت ذات

ہر اک طرف ہے سمندر میں مچھلیوں کا ہجوم
ہے جن کا تازہ و تر گوشت خوب پُر لذّات

ہے دو دِلوں میں محبّت خدا کی قدرت سے
اسی سے ملتی ہے دنیا کو زندگی دن رات

خدا کے واسطے کھولو نظر بصیرت کی
قسم خدا کی نہیں ہیں خدا یہ لاتؔ و مناتؔ

کرے جو کفر خدا کا وہ ہے شقی بدبخت
یقیں ہے جس کو خدا کا اسی کی ہوگی نجات

AsliAhleSunnet.com

خدا کی ذات مقدس ہے غیر فانی ہے

نہیں ہے اس کے علاوہ کسی بھی شے کو ثبات

خدا ہے ایک سناؤ نسیم دُنیا کو

صدائے حق تری پہونچے جہاں میں چار جہات

***

AsliAhleSunnet.com

نعت

عجیب رحمتِ حق کی تھی کارفرمائی
بہ شکلِ ذاتِ گرامی جہان میں آئی

بتایا آپ نے جب رازِ عابد و معبود
اٹھا حجاب تو انساں میں بندگی آئی

اندھیرا آپ کے آنے سے ہو گیا کافور
بہ فیضِ خاص زمانے میں روشنی آئی

خدا کا آپ پہ لطف و کرم تھا بے پایاں
جب آپ آئے تو عالم میں زندگی آئی

AsliAhleSunnet.com

ہر ایک سمت ضلالت کا گھُپ اندھیرا تھا
حضور کے رُخِ انور سے روشنی آئی

مقام ہو گیا اُونچا جہاں میں یثرب کا
جو زیرِ پائے مبارک یہ سرزمیں آئی

یہیں پہ آپ بہ نفسِ نفیس ہیں، اب بھی
بس اتنی بات ہے ناقص ہے اپنی بینائی

خدا کے فضل سے ٹھہرے ہو تم مدینہ میں
نسیمؔ تم کو محبّت رسول کی لائی

✲✲✲

AsliAhleSunnet.com

نعت

مدینے کے جلوے خیالوں میں ہر دم
ہے وہ سبز گنبد نگاہوں میں ہر دم

درود اپنے آقا پہ کثرت سے پڑھئے
خدا کی عبادت، نمازوں میں ہر دم

ہوئے آپ پر ہم فدا جان و دل سے
کہ رہتے ہیں ہم جاں نثاروں میں ہر دم

ہوئی جس کو جنّت کی کیاری میسّر
وہ تا حشر ہوگا، بہاروں میں ہر دم

جو دِل سے اطاعت نبی کی کرے گا
رہے گا خدا کے وہ پیاروں میں ہر دم

AsliAhleSunnet.com

نعت

مدینہ سے دوری مسلماں سے پوچھو
یہ فرقت مری چشمِ گریاں سے پوچھو

ملی جس کے سایہ میں جنّت کی راحت
نبیٔ مکرم کے داماں سے پوچھو

دیا دل کو کس نے مرے سوزِ ایماں
مدینہ کی بادِ بہاراں سے پوچھو

مداوائے دردِ جدائی ہو کیونکر
رسولِ خدا جانِ ایماں سے پوچھو

کوئی اور انساں ہے ان سے مکرم
تم اوراقِ تاریخِ دوراں سے پوچھو

AsliAhleSunnet.com

خدا کی محبّت ہے جس کی اطاعت
اگر پوچھنا ہو یہ قرآں سے پوچھو

ملی آپ کو دشمنِ جاں پہ قدرت
تو بخشا اُسے دشمنِ جاں سے پوچھو

نسیمؔ اپنے دِل کی ہے حسرت مدینہ
ہے بے چین کتنا یہ ارماں سے پوچھو

❋❋❋

AsliAhleSunnet.com

کعبہ

کعبہ! تری عظمت کا مسلماں کو یقیں ہے
اللہ کا تو گھر ہے تو ہی محورِ دیں ہے

مومن کا ہر اک سجدہ ہے اللہ کو سجدہ
وہ حاصلِ سجدہ ہے تو مقصود نہیں ہے

قبلہ ہے خدا تو تو فقط قبلہ نما ہے
سنگِ درِ جاناں نہ تو بر روئے زمیں ہے

ایماں میں حرارت تو فقط دم سے ہے تیرے
مومن ہو کہیں، سجدہ مگر تیرے قریں ہے

اللہ کا دیدار ہے کونین کا حاصل
فردوس مقابل میں کوئی چیز نہیں ہے

ہوگا بسِ دیدار یہ مومن کی زباں پر
جنّت بھی یہیں حاصلِ جنّت بھی یہیں ہے

AsliAhleSunnet.com

یثرب

یثرب ! تری الفت میں مسلمان حزیں ہے
کیوں زینتِ محرابِ حرم زیرِ زمیں ہے

دیدار کو ترسے ہے مسلماں کی نظر آج
کیوں تیری فضاؤں میں وہ مہتاب نہیں ہے

سینے میں ترے آج وہ محبوبِ خدا ہے
مشہور زمانے میں جو مدّت سے امیں ہے

مومن کو محمدؐ کی بدولت مِلا ایماں
توحیدِ خدا، روزِ جزا، سب کا یقیں ہے

ہوتی ہے شب و روز جہاں بارشِ رحمت
جنّت کی فضا روضۂ جنّت بھی یہیں ہے

****

AsliAhleSunnet.com

اُلفتِ رسُولؐ کی

دل میں اگر کسی کے ہے اُلفت رسولؐ کی
لازم ہے ہر عمل میں اطاعت رسولؐ کی

روشن رہے گی اُس کی نظر میں صراطِ حق
جس کے عمل میں رہتی ہے سُنّت رسولؐ کی

دستور زندگی کا ہے اللہ کا کلام
فرمانِ مصطفےٰؐ ہے شریعت رسولؐ کی

رسّی خدا کی تھام لو مِل کر اے مومنو!
تفریق سے بچے گی جماعت رسولؐ کی

AsliAhleSunnet.com

تقلید سے جہاں کو جو ملتی صراطِ حق
پڑتی نہ پھر کبھی بھی ضرورت رسولؐ کی

دُنیا میں آج ساری ضلالت اسی سے ہے
تحقیق سے ہے دُور جو اُمت رسولؐ کی

اقوالِ غیر پر ہے عمل جن کا رات دن
ملتی نہیں ہے ان کو ہدایت رسولؐ کی

قولِ امام چھوڑ دو ایمان ہے یہی
مِل جائے تم کو جب کبھی سُنّت رسولؐ کی

قرآن اور حدیث پہ ہو جس کا ہر عمل
واللہ اس کو کہتے ہیں اُمّت رسولؐ کی

جو اُن کے نقشِ پا کو بنائے گا رہ نما
حاصل اسی کو ہو گی شفاعت رسولؐ کی

AsliAhleSunnet.com

سمجھائیں ہر کسی کو حدیثِ رسولؐ پاک
عالم کو جب ملی ہے نیابت رسولؐ کی

اصحابِ مصطفیٰؐ کا عمل تھا حدیث پر
تسلیم دل سے کی تھی امامت رسولؐ کی

سارے امام کرتے تھے ہر آن ہر گھڑی
حکمِ خدا کے ساتھ اطاعت رسولؐ کی

اُن کا امام کون تھا کیا مصطفیٰؐ نہ تھے
تسلیم تھی سبھی کو نبوّت رسولؐ کی

لازم ہے ہم پہ آج ضلالت سے دور ہوں
اپنائیں ہر عمل میں طریقت رسولؐ کی

دُنیا میں عام ہم کریں فرمانِ مصطفیٰؐ
اللہ کی زمیں ہو خلافت رسولؐ کی

AsliAhleSunnet.com

مظلوم کو بچالے جو ظالم کے ظلم سے
دیکھے نگاہِ شوق مروّت رسول کی

دل میں کسی یتیم کے احساسِ غم نہ ہو
جنّت میں پھر ملے گی معیّت رسول کی

جلوت میں رہ کے عام کیا اپنا ہر عمل
پیشِ نظر جہاں کے ہے خلوت رسول کی

اللہ کے رسول سراجِ منیر تھے
ہے ظلمتوں سے دُور شریعت رسول کی

دل سے دُعا ہے آج خدا کی جناب میں
چھوٹے نہ اب نسیمؔ سے سُنّت رسول کی

❋❋❋

AsliAhleSunnet.com

جواہرِ حکمت

دُنیا یہ مومنوں کیلئے قید خانہ ہے
مذہب کی قید و بند تو روز و شبانہ ہے
کافر کے واسطے یہی دنیا بہشت ہے
مرنے کے بعد پھر تو جہنم ٹھکانہ ہے

کرتی ہے مومنوں سے یہ وعدہ خدا کی ذات
خلدِ بریں ہے عیش کی منزل پسِ حیات

لازم ہے ہم پہ خالقِ ہستی کو جان لیں
معبود جو حقیقی ہے بس اس کو مان لیں
باہر نہیں ہے کوئی بھی اس کی خدائی سے
ہم اس کی بادشاہی میں رہ کر امان لیں

جب بھی جبیں جھکائیں تو خالق کے روبرو
اس کے حضور پیش کریں اپنی آرزو

AsliAhleSunnet.com

دُنیا کی زندگی پہ بھروسہ نہ ہو کبھی　　دو چار دن کے عیش پہ تکیہ نہ ہو کبھی
سب کچھ یہیں پہ چھوڑ کے جانا ہے ایکدن　　غفلت میں بند دیدۂ بینا نہ ہو کبھی
دو دن کی زندگی ہے غنیمت یہ جان لیں
اللہ اور رسول کی ہر بات مان لیں

دلمیں یقیں ہے موت سے ہرگز مفر نہیں　　آئیگی کب کسی کو بھی اسکی خبر نہیں
سامان کرلیں پہلے سے جانے کے واسطے　　وقتِ اجل ہے ایک اِدھر یا اُدھر نہیں
آجائیں خوب ہوش میں غفلت کو چھوڑ کر
رشتہ خدا سے جوڑ لیں ہر شئے سے توڑ کر

ایماں میں گر کجی ہے تو ایماں سنوار لیں　　قدرت خدا کی جان لیں تقویٰ سنوار لیں
معنیٰ سمجھ کے کلمۂ اسلام پھر پڑھیں　　رحمت کے زیرِ سایہ یہ دُنیا گذار لیں
مرنے کے بعد حشر میں پھر سرفراز ہوں
حکمِ خدا سے بابِ جناں سارے باز ہوں

AsliAhleSunnet.com

مومن پہ کُل جہاں کے فریضہ خدا کا ہے
سب کی جزا ملیگی یہ وعدہ خدا کا ہے

رکھتا ہے سر نماز میں اللہ کے حضور
جھکتا ہے بندگی میں جو بندہ خدا کا ہے

جس کی جبیں نیاز سے سجدے میں خم نہیں
واللہ وہ کبھی کسی کافر سے کم نہیں

احکامِ دیں پہ جس کا بھی پورا عمل رہے
دنیا کی مشکلوں میں بھی حق پر اٹل رہے

گذرے کسی بھی حال میں دنیائے نامراد
لیکن ہمیشہ شکرِ خدا بر محل رہے

جس کو بچا لیا گیا نارِ جحیم سے
وہ بامراد ہو گیا فضلِ کریم سے

اپنے کو جو ہوا و ہوس سے بچائیگا
اپنا ٹھکانا باغِ جناں میں وہ پائیگا

رہ کر غموں سے دُور مسرت کی چھاؤں میں
حق کی نوازشوں کے مزے وہ اٹھائیگا

دنیا کی یہ حیات متاعِ غرور ہے
جنت میں مومنوں کیلئے بس سرور ہے

AsliAhleSunnet.com

تنہائیوں میں بیٹھ کے کرلو خطا کو یاد
کرلو رہِ حیات کی اِک اِک جفا کو یاد

رحمت خدا کی عام ہے بس اسکے واسطے
بچتا ہے جو گناہ سے کر کے سزا کو یاد

بخشش طلب کرو تو غفورُ الرحیم ہے
ورنہ خدا کے پاس عذابٌ الیم ہے

مومن کو ہے تمیز حلال و حرام کی
اس کو تلاش رہتی ہے بس نیک کام کی

کافر ہے جس نے مقصدِ ہستی نہ جان کر
اپنی حیات لہو و لعب میں تمام کی

ایماں نہیں تو دولتِ دُنیا حرام ہے
دولت میں مست رہنا تو کافر کا کام ہے

ہم تو ملا رہے ہیں خطا کو خطا کیساتھ
شوقِ جناں ہے دلمیں مگر کس ادا کیساتھ

بھولے ہوئے ہیں حضرتِ آدم کا وہ خروج
جنت سے اِس جہاں کیطرف اک خطا کیساتھ

توبہ کرو خدا سے کہ ہے خام یہ خیال
جنت میں جانا کر کے خطا سخت ہے محال

AsliAhleSunnet.com

بندوں سے مولیٰ کہتا ہے اِنی انا الغفور　　چھوٹے بڑے گناہ کو بخشیں گے ہم ضرور
جانوں پہ اپنی کر کے ستم مت ہو نا امید　　توبہ کرو خلوص سے اللہ کے حضور
گر تم کرو گے شرک نہ بخشیں گے ہم کبھی
دائم جلیں گے آگ میں مشرک بہم سبھی

گنتے ہیں روز دولتِ دنیا کو ہم سبھی　　دولت ہماری کتنی بڑھی کتنی کم ہوئی
دل میں اگر ہے فکر تو ہے فکرِ مال و زر　　کرتے ہیں اپنی عمر کی جانب سے بے رُخی
گھٹتی ہے گر حیات تو سچ مچ خسارہ ہے
دراصل زندگانی ہی سب کا سہارا ہے

چھوٹے کبھی نہ صبر کا دامن خدا کرے　　شکرِ خدا ہمیشہ زباں پر رہا کرے
سارے گناہ بخش دے یا رب نسیم کے　　اپنے کرم سے اس کو بچا گر خطا کرے
دُنیا اور آخرت میں عطا کر بھلائی تو
دینا عذابِ نار سے یا رب رہائی تو

AsliAhleSunnet.com

رمضان

مومنو! تم شوق سے روزہ رکھو رمضان کا
دین کا یہ رُکن ہے اور حکم ہے قرآن کا

رحمتیں نازل ہوا کرتی ہیں اُن پر رات و دن
جن کو رہتا ہے خیال اسلام کے ارکان کا

ہے "قیام اللیل" رمضاں میں بڑا کارِ ثواب
دور ہوتا ہے اسی میں پارۂ قرآن کا

پہلا عشرہ مژدۂ رحمت ہے مومن کے لئے
دوسرا عشرہ ہے فضل و بخشش رحمٰن کا

AsliAhleSunnet.com

تیسرے عشرہ میں ملتی ہے جہنّم سے نجات
ہے خلاصہ یہ رسول اللہ کے فرمان کا

بارگاہِ حق سے نازل اس مہینہ میں ہوا
رشتہ ہے اس ماہِ اقدس سے بہت قرآن کا

تم رہو اِس ماہ میں ہر شر سے بالکل دور دور
ماہِ رمضاں میں برائی کام ہے شیطان کا

متقی بن جاؤ تم سب، ہے یہ روزہ کی غرض
نفس پر قدرت ہو تم کو، درس ہے قرآن کا

آخری عشرہ میں آجاتی ہے ایسی ایک رات
ہو نہیں سکتا بیاں جس کی علوئے شان کا

جو نہ چھوڑے جھوٹ باتیں اور عمل اُن پر کرے
فائدہ کچھ بھی نہیں ہے بھوکی پیاسی جان کا

AsliAhleSunnet.com

حالتِ روزہ میں رکھو ہر عبث سے اجتناب
وِرد رکھو پھر زباں پر ہر گھڑی سُبحان کا

جان کر اس کے مسائل مومنو! روزہ رکھو
کام دیں کا جو کرو، وہ ہو اسی کی شان کا

نیکیاں ہر حرف پر اللہ دیتا ہے ا- سے
دَور جو کرتا ہے دل سے ہر گھڑی قرآن کا

بھر لو دامن آج ہے اللہ کی رحمت وسیع
کون پائے پھر اسے کیا ہے بھروسہ جان کا

زندگی کو اس مہینہ کی غنیمت جان لو
کیا بھروسہ پھر ملے گا ماہ یہ رمضان کا

شرک و بدعت سے بچو اے مومنو تم رات دن
ہے تقاضا تم سے ہر دم دین کا ایمان کا

AsliAhleSunnet.com

ہے مبارک یہ مہینہ اس کو نعمت جان کر
بس گلا ہی گھونٹ دو ہر اک غلط ارمان کا

اس مہینہ کی عبادت کا صلہ اللہ نے
لے لیا ہے اپنے ذمّہ خود نرالی شان کا

آٹھ دروازے کھُلے ہیں جنّت الفردوس کے
روزہ داروں کے لئے یہ فضل ہے رحمان کا

ہونگے داخل خاص دروازے سے سارے روزہ دار
اے نسیمؔ اس باب کو کہتے ہیں در ریّان کا

✻✻✻

AsliAhleSunnet.com

نذرانۂ عقیدت

ماں کے حضور

میری امّی مجھے آغوشِ محبت ہے یاد
میری امّی مجھے ہر لطف و مروّت ہے یاد
ہے مجھے یاد لڑکپن کا وہ مجبور جہاں
میری جانب تری دن رات عنایت ہے یاد
میری امّی میں ترے پیار کا بدلہ کیا دوں؟

کس قدر پیار سے تو نے مجھے پالا پوسا
میرے عارض میری پیشانی کا لیکر بوسہ
کر دیا ہو مجھے آغوشِ محبت سے الگ
رات دن میں نہ رہا کوئی بھی ایسا گوشہ
میری امّی میں ترے پیار کا بدلہ کیا دوں؟

عقل و دانش سے میں جس روز بہت دور رہا
چلنے پھرنے سے بہت زیادہ میں مجبور رہا
تو مجھے اپنی ہی بانہوں میں لئے پھرتی تھی
ہر گھڑی تیری محبت کا یہ دستور رہا
میری امّی میں ترے پیار کا بدلہ کیا دوں؟

AsliAhleSunnet.com

میری الفت میں شب و روز تو دیوانہ تھی
میری خاطر تو ہر اک عیش سے بیگانہ تھی

تو نے در اصل مجھے جانِ تمنّا جانا
میں تھا اک شمع تری جس کا تو پروانہ تھی

میری امّی میں ترے پیار کا بدلہ کیا دوں؟

تو مچل جاتی تھی جس دم میں مچل جاتا تھا
دل ترا میرے تڑپنے سے دہل جاتا تھا

میری ہر ایک ادا سے تھا تعلق تجھ کو
تجھ کو ملتا تھا سکوں میں جو بہل جاتا تھا

میری امّی میں ترے پیار کا بدلہ کیا دوں؟

سیکڑوں بار مری تو نے بلائیں لی ہیں
تُو نے میرے لئے مولیٰ سے دعائیں کی ہیں

میری اِس جان پہ تیرے ہیں ہزاروں احسان
مامتا نے تری ہر لمحہ وفائیں کی ہیں

میری امّی میں ترے پیار کا بدلہ کیا دوں؟

تو نے ابّا کی مجھے ایک امانت جانا
تو نے اولاد کو اللہ کی نعمت جانا

ایک مدّت سے مری تو نے نگہبانی کی
ساری دُنیا سے بھی بڑھکر مجھے دولت جانا

میری امّی میں ترے پیار کا بدلہ کیا دوں؟

AsliAhleSunnet.com

تیرے احسان کا بدلہ میں چکاؤں کیسے
سوچتا ہوں کہ ترا ناز اٹھاؤں کیسے؟
فرض ہے مجھ پہ کروں تیری ہمیشہ خدمت
تیرے قدموں میں جو جنت ہے وہ پاؤں کیسے؟

میری امّی میں ترے پیار کا بدلہ کیا دوں؟

میری یہ جان ترے پیار کی قیمت ہوگی
ساری دُنیا ترے احسان کی قیمت ہوگی
جان و دل اپنا اگر تجھ پہ نچھاور کردوں
پھر بھی ہرگز نہ ادا دودھ کی قیمت ہوگی

میری امّی میں ترے پیار کا بدلہ کیا دوں؟

درگذر کردے اگر میری خطا ہو کوئی
ذہن میں تیرے اگر میری جفا ہو کوئی
میں ہوں اب تک ترا پروردہ حسیں لختِ جگر
ترے دلمیں نہ مرا آج گلہ ہو کوئی

میری امّی میں ترے پیار کا بدلہ کیا دوں؟

تیری الفت میں خود اپنے سے وفا مانگونگا
تیرے احسان کا مولیٰ سے صلہ مانگونگا
رہ کر احکام کا پابند اے مری امّی جاں
تیری بخشش کی میں رو رو کے دُعا مانگونگا

میری امی میں ترے پیار کا بدلہ کیا دوں؟

AsliAhleSunnet.com

شاید اسطرح ترا حق بھی ادا ہو جائے | تیری خوشنودی سے راضی وہ خدا ہو جائے

بخش دے تو میری لغزش کو اگر دل سے تمام | رحمت اللہ کی مجھ پر بھی سوا ہو جائے

شاید اس طرح ترے پیار کا بدلہ دیدوں؟

***

AsliAhleSunnet.com

بچّو! یونہی منزل کی طرف تیز بڑھو تم

یہ ایک حقیقت ہے کہ تم شانِ وطن ہو　　تم جانِ بہاراں ہو گلستاں ہو چمن ہو
ماں باپ کا تم ذہن ہو تم دل کی لگن ہو　　ہاں خوب پڑھو خوب پڑھو خوب پڑھو تم
بچو! یونہی منزل کی طرف تیز بڑھو تم

دم سے ہی تمہارے یہ جہاں آج جہاں ہے　　آباد تمہی سے یہ تمدّن کا مکاں ہے
ہشیار! ہشیار، اگر خوابِ گراں ہے　　زینہ پہ ترقی کے چڑھو اور چڑھو تم
بچو! یونہی منزل کی طرف تیز بڑھو تم

AsliAhleSunnet.com

پڑھنے سے شب و روز کبھی جی نہ چرانا　　دن رات کتابوں کو رفیق اپنا بنانا

استاد کی باتوں کو کبھی بھی نہ بھلانا　　لے تم سے سبق سارا زمانہ وہ کرو تم

بچو! یونہی منزل کی طرف تیز بڑھو تم

ہے عالم ہستی میں بڑی چیز پڑھائی　　عزّت بھی اسی سے ہے اسی سے ہے بڑائی

ہے علم وہ دولت جسے چوروں نے نہ پائی　　بے خوف و خطر ہو کے چلو آگے چلو تم

بچو! یونہی منزل کی طرف تیز بڑھو تم

ماں باپ کے دل کی جو صدا ہے وہ یہی ہے　　جو تم سے محبّت کی وفا ہے وہ یہی ہے

دن رات لبوں پر جو دعا ہے وہ یہی ہے　　پڑھ لکھ کے زمانہ میں سدا پھولو پھلو تم

بچّو! یونہی منزل کی طرف تیز بڑھو تم

محنت جو کرو گے تو ملے گی تمہیں عزّت　　اعزاز ملیگا تمہیں تم پاؤ گے شہرت

سچ ہے کہ بڑے کام کی دنیا میں ہے دولت　　تعلیم سہارا ہے اگر کام کرو تم

بچو! یونہی منزل کی طرف تیز بڑھو تم

AsliAhleSunnet.com

نازک ہے اگر دل تو دلیر اس کو بنالو
دشمن جو نظر تم سے ملائے تو ملا لو
ناموسِ وطن کے لئے بندوق اٹھالو
ماں باپ سے فاتح کی طرح آ کے ملو تم
بچو! یونہی منزل کی طرف تیز بڑھو تم

بچو! تمہیں اک شاعرِ فطرت نے پکارا
بڑھتے چلو بڑھنے چلو تم تیز خدا را
ملجائیگی منزل اسے تھک کر جو نہ ہارا
پیغامِ نسیم آؤ بصد ہوش سنو تم
بچو! یونہی منزل کی طرف تیز بڑھو تم

AsliAhleSunnet.com

مُناجات

بندہ ترا دراصل گنہگار بہت ہے
یہ بھی تو حقیقت ہے تو غفّار بہت ہے

سبقت تری رحمت کو ہے جب تیرے غضب پر
تو ڈھانپ لے رحمت میں کہ ستّار بہت ہے

تو مجھ پہ کرم کر، تو جہنّم سے بچالے
اس بندہ پہ ہلکی سی بھی اک مار بہت ہے

ہے دل سے یہ اقرار کہ تو رب ہے حقیقی
سب جھوٹے خداؤں کا تو دربار بہت ہے

تو خالق کونین ہے تو مالکِ کونین
یہ سچ ہے کہ تو واقفِ اسرار بہت ہے

AsliAhleSunnet.com

تو نے مجھے ہر طرح کی نعمت سے نوازا
بندہ ترے احساں سے گرانبار بہت ہے

تا عمر رہا میں تری توحید کا قائل
دل شرک سے اور کفر سے بیزار بہت ہے

جنّت میں نگاہوں کو تو دے طاقتِ دیدار
ہر لمحہ یہاں حسرتِ دیدار بہت ہے

شیطاں کے ہر اک مکر سے تو مجھکو بچالے
دھوکہ دیا آدم کو، وہ مکّار جبہت ہے

انعام بہت ہے ترا ہو کیسے ترا شکر
یہ ایک زباں کے لئے دشوار بہت ہے

کرتا ہے مناجات نسیمؔ اپنے خدا سے
جو رب ہے دو عالم کا، جو مختار بہت ہے

****

AsliAhleSunnet.com

حمدِ ربُّ العالمینؒ

ہر اک تعریف تیری ہے کہ رب العالمیں تو ہے
جزا کے روز کا مالک خدایا بالیقیں تو ہے

تری قدرت سے قائم ہے نظامِ گردشِ دوراں
نگہدارِ فلک ہے تو خبردارِ زمیں تو ہے

تو پاتا ہے نگاہوں کو نہیں پاتیں تجھے نظریں
خبر ہے تجھ کو ہر شئے کی بہت باریک بیں تو ہے

لئے ہے علم تیرا رازِ سربستہ زمانے کا
اگرچہ جلوہ فرما برسرِ عرش بریں تو ہے

AsliAhleSunnet.com

تو خالق سارے انساں کا تو دانا وسوسوں کا بھی
تری قدرت کا کیا کہنا کہ شہ رگ سے قریں تو ہے

تو مالک ہے اکیلا اور تنہا عرشِ اعظم کا
مرا ایمان محکم ہے مرے دل کا یقیں تو ہے

ہر اک گردابِ ہستی میں ہر اک موجِ حوادث میں
تجھے میں نے جہاں آواز دی مولیٰ وہیں تو ہے

جو مشکل تھی وہ تیری بندگی سے ہو گئی آساں
جہاں سجدے میں سر رکھا وہیں نزدِ جبیں تو ہے

سبھی سرگوشیوں میں اپنے بندوں کے تو شامل ہے
وہ ظاہر ہوں کہ پوشیدہ جہاں بھی ہوں وہیں تو ہے

مرا دل ہر گھڑی اس بات کا اقرار کرتا ہے
دو عالم کا خدا ہرگز کبھی کوئی نہیں، تو ہے

AsliAhleSunnet.com

محمدؐ کو بنایا رحمۃً للعالمینؐ تو نے
تری قدرت میں سب کچھ ہے کہ رحمت آفریں تو ہے

محمدؐ ہی قیامت میں شفیع المذنبیں ہونگے
مگر تیری اجازت سے کہ شاہِ یومِ دیں تو ہے

نسیمؔ آیا ہے محشر میں سہارا لیکے رحمت کا
کہ جنّت آفریں تو ہے جہنّم آفریں تو ہے

❊❊❊

AsliAhleSunnet.com

مُصیبتوں میں گھرا رہیگا زباں پکاریگی ہائے ہائے

اگر مسلماں خلوص دل سے خدا کو اپنا خدا بنائے
قسم خدا کی خدا کی نصرت جہاں وہ مانگے وہاں پہ آئے

خدا کی قدرت خدا کی طاقت ہر ایک شئے پر ہے ایک جیسی
کوئی نبی ہو کوئی ولی ہو نہیں ہے ہمت کہ سر اٹھائے

ثبوت دے گا عمل سے اپنے تو ہوگا ایماں قبول اس کا
وہ دل کے بھیدوں کو جانتا ہے مجال کیا ہے کوئی چھپائے

زباں پہ جاری ہے اس کا کلمہ، عمل سے ثابت منافقت ہے
کبھی تو مسجد میں صف بنی ہے کبھی ہے قبروں پہ سر جھکائے

AsliAhleSunnet.com

کبھی ہے اعلان فی الحقیقت خدا ہی حاجت روا ہے سب کا
کبھی تو خواجہ کبھی علی کو وہ اپنا مشکل کشا بنائے

رسول سب کو بتا گئے ہیں کہ میں بھی اس کا ہوں ایک بندہ
جسے وہ چاہے عذاب دیدے جسے وہ چاہے اسے بچائے

بنا کے اسلام دینِ کامل خدا نے اعلان کر دیا جب
کسے ہے ہمت کہ کچھ بڑھائے کسے ہے طاقت کہ کچھ گھٹائے

ہے دینِ کامل حدیث و قرآں خدا بھی شاہد نبی بھی شاہد
انہی سے ملتی ہے راہ ایسی جو باغِ رضواں کو سیدھی جائے

ہوا جو گمراہ پھر تو اُس کو نسیمؔ دوزخ نصیب ہوگی
مصیبتوں میں گھرا رہے گا زباں پکاریگی ہائے ہائے

❊❊❊

AsliAhleSunnet.com

حسنِ غمگین اور شاعر

ایک دوشیزہ ہے گویا حسن کی تصویر ہے
ہجر کے رنگین خوابوں کی حسیں تعبیر ہے

اک طرف سمٹی ہوئی غمگین چہرہ ہے اداس
زندگی کی کشمکش سے جو بہت دل گیر ہے

سوچتی سب کچھ مگر کہنے سے گھبراتی ہے وہ
غم کی ہر اک سانس کو سینے میں بہلاتی ہے وہ

خود مضامینِ محبّت کا حسیں عنوان ہے
غنچہ و گل، ماہ و انجم، سب کو شرماتی ہے وہ

AsliAhleSunnet.com

لب ہیں یوں خاموش گویا وہ زباں رکھتی نہیں
داستاں ہے خود سراپا داستاں کہتی نہیں

جس کے در سے لے رہی ہے زندگی آبِ حیات
حیف وہ خود زندگی کا کچھ نشاں رکھتی نہیں

سو گئی ساری تمنّا جو بھی تھی تقدیر میں
جیسے سویا کارواں ہو وادیٔ کشمیر میں

اس قدر مجبور ہے جیسے کہ صحرا میں ہرن
جو اُلجھ کر رہ گیا ہو ظُلم کے شہ تیر میں

کیا خبر تھی باغ میں جب فصلِ گُل آجائے گی
اس کی زلفِ مشک بو چاروں طرف لہرائیگی

لوگ خوش ہونگے چمن میں بنکے جانِ صد بہار
کھِلتے کھِلتے اک کلی گلزار میں مرجھائیگی

AsliAhleSunnet.com

جب کبھی گلشن میں آتی ہے ہوا وقتِ سحر
پھول کھلتے ہیں کہیں ہوتی کہیں ہے چشم تر

حاصلِ صد زندگی کہتے ہیں جس کو ہمنشیں
وہ سلا دیتی ہے کتنوں کو سحر سے پیشتر

****

شاعر

دیکھ کر اس کو ہمارا ہوگیا کچھ اور حال
اشکِ غم میں ڈھل گئے مذکورہ بالا سب خیال

مضطرب جب دل ہوا اس منظرِ غمگین سے
یک بیک ذوقِ خودی کو آگیا بے حد جلال

جی میں آیا زندگی کی شادمانی بخش دیں
بے زبانی چھین لیں، جادو بیانی بخش دیں

AsliAhleSunnet.com

بخش دیں اس کو تمنا، آرزو، حسرت مراد
اک دھڑکتے دل میں سب کی کامرانی بخش دیں

ناگہاں آئی صدا اے شاعرِ رنگیں بیاں
تو تو اک انسان ہے تجھ میں یہ طاقت ہے کہاں
ہاں مگر اتنا سُنا دے تو نسیمِ ناز کو
اک کلی مرجھا رہی ہے اس کو کر دے شادماں

****

AsliAhleSunnet.com

عورت نامہ

جس روز کہ آدم کی پسلی سے جنم پایا
مردوں کی ہوئی عورت اس روز سے ہمسایہ
بخشا گیا قدرت سے یہ تحفہ گراں مایہ
یہ ہمدم و مونس ہے غم خوار پُرانی ہے
عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

عورت کے لئے سب کے ارمان مچلتے ہیں
اس راہ پہ ملتی ہے جس راہ پہ چلتے ہیں
سب اس کے اشارے پر گرتے ہیں سنبھلتے ہیں
ساقی یہ قدیمی ہے صہبا یہ پُرانی ہے
عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

AsliAhleSunnet.com

عورت ہی مداوا ہے عالم کے ہر اک غم کا
اور غم بھی اسی میں ہے کاشانۂ عالم کا
ہے زہرِ ہلاہل بھی تریاق بھی ہر سُم کا
دو رُویہ حقیقت ہے ضدّین معانی ہے
عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

ہے عشق و محبت کا افسانہ یہی عورت
ہوتی ہے زمانے سے بیگانہ یہی عورت
مستی بھری صہبا کا پیمانہ یہی عورت
عورت کی عدالت میں ہر عقل دِوانی ہے
عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

ہنستی ہے اگر عورت ہر سمت گلستاں ہے
روتی ہے اگر عورت گلشن بھی بیاباں ہے
سمجھو گے اگر اس کو مشکل سبھی آساں ہے
ارمان کا ساحل ہے پایاب یہ پانی ہے
عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

AsliAhleSunnet.com

اوراقِ گُلِ تر سے بڑھ کر ہے نزاکت میں

پتھر سے بھی زیادہ ہے دل اس کا صلابت میں

ہے خنجرِ ہندی سے دو چند ہلاکت میں

عنواں ہے حسیں بے حد پُر درد کہانی ہے

عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

تصویر ہے عشرت کی اور غم کی نشانی بھی

کیفیتِ ساغر بھی اور تشنہ دہانی بھی

فرہاد کا یہ دل ہے شیریں کی جوانی بھی

مجنوں کا فسانہ ہے لیلیٰ کی کہانی ہے

عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

ہے دیرِ برہمن میں مانندِ صنم عورت

راہب کے کلیسا میں رہتی ہے بہم عورت

زاہد کے بھی دل میں ہے اللہ قسم عورت

یہ عصمتِ مریم ہے سیتا کی جوانی ہے

عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

AsliAhleSunnet.com

دِل مردِ مجاہد کا پا جاتی ہے یہ اکثر
آفت کی گھٹا بن کر چھا جاتی ہے یہ اکثر
صد قہر و قیامت بھی ڈھا جاتی ہے یہ اکثر
میدانِ شجاعت میں یہ جھانسی کی رانی ہے
عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

پروردۂ فطرت ہے عالم کا ہے گہوارہ
اک سمت سہاگن ہے اک سمت ہے آوارہ
ملتی ہے حرارت جب چڑھ جاتا ہے یہ پارہ
عورت کی حقیقت سب دُنیا کی زبانی ہے
عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

مردوں سے ذرا کم ہے یہ فہم و فراست میں
ہے بامِ ثریا پر یہ گھر کی حکومت میں
دیدیتی ہے جاں اپنی الفت میں مروّت میں
عشرت گہِ عالم میں حد درجہ سیانی ہے
عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

AsliAhleSunnet.com

آغوش میں عورت کے رحمت کا خزانہ ہے
اس رازِ حقیقت سے بیگانہ زمانہ ہے
آرام میں وہ دل ہے جس نے اسے جانا ہے
بس حرص و ہوس میں سب دُنیا یہ دِوانی ہے
عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

معصوم اداؤں سے جب تیر چلاتی ہے
اک وار میں کتنوں کو نخچیر بناتی ہے
اک فتنہ سلاتی ہے سو فتنے جگاتی ہے
شمشیر کی تیزی ہے خنجر کی روانی ہے
عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

ممنوعہ ثمر کھا کر جنّت سے یہ آئی ہے
نکہت گلِ تازہ کی رگ رگ میں سمائی ہے
دُنیائے تمنّا پر بس اس کی خدائی ہے
بات اس نے خدا کی بھی جنّت میں نہ مانی ہے
عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

AsliAhleSunnet.com

عورت ہی کے دم سے سب آرائشِ دُنیا ہے
یہ دن کی تجلّی ہے حسنِ رُخِ زیبا ہے
افلاک پہ عالم کے مہتاب و ثریّا ہے
یہ صبحِ درخشاں ہے اور رات کی رانی ہے
عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

کاشانۂ شوہر میں رہتی ہے جواں بنکر
امید و تمنّا کا آباد جہاں بنکر
آتی ہے دبے پاؤں اک روز یہ ماں بنکر
خالہ بھی ہے پھوپھی بھی دادی کہیں نانی ہے
عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

ہمشیر کبھی ہوکر بنتی ہے بہن عورت
ماں بن کے یہ ہوتی ہے عشرت کا گگن عورت
ہے بیٹی کی صورت میں صد رشکِ چمن عورت
عورت کے تصور سے ہر شام سہانی ہے
عورت جسے کہتے ہیں قدرت کی نشانی ہے

****

AsliAhleSunnet.com

مردنامہ

یہ خاک کا پتلا ہے صناعیٔ قدرت ہے
شہکار ہے خالق کا شہپارۂ فطرت ہے
تخلیق سے آدم کی مقصود عبادت ہے
آدم ہی کے حصّے میں دنیا کی خلافت ہے
آزاد تو ہے لیکن اللہ کا بندہ ہے
آدم کی امانت ہے آدم ہی کا بیٹا ہے
جنّت بھی نہ راس آئی آزاد طبیعت کو
اِک حکمِ خدا جانا شیطاں کی شرارت کو
انگیز کیا پھر بھی ہر طرح مصیبت کو
نازل ہوا دُنیا میں پھر لینے خلافت کو
منظورِ مشیّت تھا آدم سے خطا ہونا
دُنیا کے خلیفہ کا جنّت سے جُدا ہونا

AsliAhleSunnet.com

یہ اپنے ارادوں میں اِک کوہِ گراں بھی ہے
یہ اپنی طبیعت میں اِک سَیلِ رواں بھی ہے
دیکھو تو یہ تنہا ہے سمجھو تو جہاں بھی ہے
گلزار بداماں ہے پہلو میں خزاں بھی ہے

گر ہوش سلامت ہو ماحول سنور جائے
بدمستی میں عالم کا شیرازہ بکھر جائے

ہوتا ہے کبھی ایسا تنہائی نہیں بھاتی
اکثر حسیں محفل بھی راس اسکو نہیں آتی

یادِ غم جانانہ سینے سے نہیں جاتی
محبوب کی یاد اس کو آ آکے ہے تڑپاتی

ماحول بدلتے ہی اپنے کو بدلتا ہے
جو رنگ ہو محفل کا اس رنگ میں ڈھلتا ہے

ہو نیک طبیعت تو یہ پیار کی خوشبو ہے
تاریک بیاباں میں اڑتا ہوا جگنو ہے
جب جنگ پہ آجائے حد درجہ لڑاکو ہے
اوراق پہ عالم کے چنگیز و ہلاکو ہے

یہ صفحۂ ہستی پہ خود بانئ آفت ہے
تصویرِ قضا یہ ہے سامانِ ہلاکت ہے

AsliAhleSunnet.com

اپنی ہی ہلاکت کو بم اس نے بنایا ہے
کرنے کو فنا خود کو سَم اس نے بنایا ہے
مَے اِس نے نچوڑی ہے، رَم اس نے بنایا ہے
غم پھر بھی ستاتا ہے کم اِس نے بنایا ہے

اِک گردِ سفر بنکر راہوں میں بکھرتا ہے
خود اپنی تباہی کا سامان یہ کرتا ہے

ہوتا ہے جو غصہ میں آپے سے کبھی باہر
ہوتا ہے حقیقت میں شیطان کا اک پیکر
ہو جاتا ہے حد درجہ جب ظلم کا یہ خوگر
پھر سارے جہاں والے کہتے ہیں اسے ہٹلر

آدم کا یہی بیٹا بدنام زمانہ ہے
ہابیل کے بھائی کا مشہور فسانہ ہے

کرتا ہے کبھی دعویٰ خود اپنی خدائی کا
جب سر میں جنوں اس کے ہوتا ہے بڑائی کا
موسیٰ کو یہ دیتا ہے پیغام لڑائی کا
اٹھتا ہے بہانے پھر خوں اپنے ہی بھائی کا

فرعون بھی ہوتا ہے نمرود بھی ہوتا ہے
دربارِ الٰہی میں مردود بھی ہوتا ہے

AsliAhleSunnet.com

دُنیا کو یہ دوزخ کا رستہ بھی دکھاتا ہے
شدّاد صفت بنکر جنّت بھی بناتا ہے
ہامان کی صورت میں جس وقت یہ آتا ہے
یہ گنبدِ گردوں سے آنکھیں بھی ملاتا ہے
تخلیق ہے نطفے سے اور اس پہ یہ جرأت ہے
خود اپنے ہی خالق سے ہر لمحہ بغاوت ہے

مشہور ہوا اکثر وعدہ کو وفا کرکے
نام اس نے کیا حاصل جاں اپنی فدا کرکے
ہر دور کو جاں بخشی اپنے کو فنا کرکے
حق سارے زمانے کا جو تھا وہ ادا کرکے
سوئی ہوئی دُنیا کو جب اس نے جگایا ہے
پھر سارے زمانے نے پلکوں پہ بٹھایا ہے

مایوس نہ ہو ہرگز تاریک جو شام آئے
آسان اسے کرلے مشکل جو مقام آئے
دیوانہ نہ ہوجائے جب رقص میں جام آئے
وہ مردِ حقیقی ہے اوروں کے جو کام آئے
ہم نے یہی سمجھا ہے ہم نے یہی جانا ہے
یہ جانِ حقیقت ہے یہ روحِ فسانہ ہے

AsliAhleSunnet.com

آغوشِ مادر

کتنا اچھا مدرسہ ہے گود امّی جان کی

میری آمد سے جو امّی جان کی گودی بھری
ہو گئی سرسبز پھر آبا کی میرے نرسری
خوش ہوا سارا گھرانا کھل گئی دل کی کلی
لینے آئے سب بلائیں اس نئے مہمان کی
کتنا اچھا مدرسہ ہے گود امّی جان کی

پیار سے شاداں مرے قلب و جگر کرتی رہی
جاں نچھاور میری ننھی جان پر کرتی رہی
اپنی گودی میں لئے شام و سحر کرتی رہی
جو بھی مشکل آ پڑی ابا نے سب آسان کی
کتنا اچھا مدرسہ ہے گود امّی جان کی

آ گئی طاقت مرے نازک سے جسم و جان میں
اک تڑپتا دل بنا میں گلشنِ ارمان میں
میں بھی شامل ہو گیا دنیا کے ہر انسان میں
ہوتی رہتی مجھ پہ بارش رات دن احسان کی
کتنا اچھا مدرسہ ہے گود امّی جان کی

AsliAhleSunnet.com

تربیت کا گود میں اماں کی جب ساماں ہوا
نرسری میں پرورش کا کام سب آساں ہوا
مجھ پہ میرے باپ ماں کا فضل بے پایاں ہوا
میری صورت ہو گئی پھر تو بڑی ہی شان کی
کتنا اچھا مدرسہ ہے گود امّی جان کی

مجھ کو امّی جان نے چلنا سکھایا صبح و شام
دودھ اپنا وقت پر مجھ کو پلایا صبح و شام
تھپکیاں دے دے کے مجھکو پھر سلایا صبح و شام
بات ہر دم وہ بتاتی دین کی ایمان کی
کتنا اچھا مدرسہ ہے گود امّی جان کی

مجھ پہ کرتے رہتے دونوں بارشِ لطف و کرم
زندگی کا سارا ساماں ابا کرتے تھے بہم
ہر گھڑی کوشش ہوا کرتی نہ ہو مجھ کو اَلَم
اے خدا تو دے جزا دونوں کے ہر احسان کی
کتنا اچھا مدرسہ ہے گود امّی جان کی

گود میں اماں کی حُسنِ خلق کا زیور ملا
جو ملا ابا کی جانب سے بہت بہتر ملا
اپنی اماں کی زباں میں مجھ کو اک دفتر ملا
رہ گذارِ زیست کی مشکل سبھی آسان کی
کتنا اچھا مدرسہ ہے گود امّی جان کی

AsliAhleSunnet.com

باپ ماں کی زیرسری سے جب فراغت مل گئی
روشنی ہر کام پر وقتِ ضرورت مل گئی
پھر سکوں مجھ کو ملا دُنیا میں راحت مل گئی
یہ نوازش یہ کرم یہ ہے عطا دیان کی

کتنا اچھا مدرسہ ہے گود امّی جان کی

تربیت جب ہوگئی اچھی گھر کے اندر اے نسیم
روشنی آئے گی اس کی گھر کے باہر اے نسیم
پھر وہ چمکے گا جہاں میں مثلِ خاور اے نسیم
ہر ادا پھر ہوگی اس کی اک نرالی شان کی

کتنا اچھا مدرسہ ہے گود امّی جان کی

AsliAhleSunnet.com

ایک نظم

مسلمانوں کے نام

تمکو ہو جائے بھروسہ جو خدا پر کامل
تمکو مل جائے ہر اک موجِ بلا میں ساحل

تم خدا کے ہو خدا کیلئے ہر کام کرو
اس کی مرضی کے مطابق سحر و شام کرو

وعدہ جو رب سے کیا ہے اسے پورا بھی کرو
اسکی رحمت کیلئے اس سے تقاضا بھی کرو

بندگی میں جو ہو اخلاص تو راضی رب ہو
کوئی جادہ بھی نہ دشوار ہو آساں سب ہو

شمعِ ایمانی سے دل اپنا منوّر کرلو
کاسۂ چشم ندامت کے گہر سے بھرلو

ذرۂ خاک کو رشکِ مہ و اختر کرلو
رہبری کے لئے اپنا کوئی رہبر کرلو!

رزم گاہوں میں چلو حذر کا سامان کرو
مشکلیں سارے مسلمان کی آسان کرو

AsliAhleSunnet.com

AsliAhleSunnet.com

غزلیات

AsliAhleSunnet.com

AsliAhleSunnet.com

غزل

میں گناہ گار تو ہوں مگر یہ گناہ مجھ سے ہوا نہیں
کبھی آستانۂ غیر پر یہ جبیں کے ساتھ جھکا نہیں

وہ صنم جو بیتِ صنم میں ہیں کسی دست کار کی فکر ہیں
نہ کہو خدا انھیں دوستو! وہ خدا نہیں وہ خدا نہیں

مرے دل کو آج بھی ناز ہے تری لن ترانیٔ حُسن پر
جو نگاہ مجھ سے نہ مل سکی مجھے اس کا کوئی گلا نہیں

ترے مہر و لطف کی چاہ میں یونہی عمر ساری گذار دی
پسِ مرگ ہو گی وفا تری میں تری وفا سے خفا نہیں

AsliAhleSunnet.com

گئے قافلے ملیں منزلیں ہوئیں شاد کام بھی حسرتیں

سرِ راہ یونہی میں رہ گیا تو مجھے کہیں بھی ملا نہیں

تو خدا ہے دونوں جہان کا میں ہوں بندہ عجز و نیاز کا

مرے اختیار میں کچھ نہیں ترے اختیار میں کیا نہیں

اے نسیمؔ تیری یہ شاعری دلِ غمزدہ کی ہے شاعری

اسے کون آج سمجھ سکے کہ سخن شناس رہا نہیں

❋❋❋

AsliAhleSunnet.com

غزل

لبِ خاموش سے جادو بیانی
تو عنواں ہے یہ دُنیا ہے کہانی
نہاں ہے اس میں صبحِ شادمانی
شبِ غم کی حقیقت کس نے جانی
یہ دِل کا زخم یارب بھر نہ جائے
محبّت کی یہی ہے اک نشانی
تصوّر ہے تمہارا اور میں ہوں
شبِ فرقت بھی ہے کتنی سہانی
ٹھہرنا اور چلنا دونوں مشکل
بڑی پُرخم ہے راہِ زندگانی

***

AsliAhleSunnet.com

غزل

ڈھونڈا کیے متاعِ حقیقت نہ مل سکی
جنسِ گراں تھی پاک محبّت، نہ مل سکی

گذرے نظر سے کتنے چمن زار و گلستاں
دِل جس کو ڈھونڈتا ہے وہ صورت نہ مل سکی

اس بزمِ آب و گل میں پھرا میں کہاں کہاں
جو دائمی ہو ایسی مسرّت نہ مل سکی

دنیا بہت حسین تھی لیکن نسیمؔ کو
دو لمحہ تیری یاد سے فرصت نہ مل سکی

❋❋❋

AsliAhleSunnet.com

غزل

وہ خوشی بھلا خوشی کیا جو نہ دل کو راس آئے
وہی اصل زندگی ہے جو غموں میں بیت جائے

یہ ترا شباب کیا ہے، یہ شراب ناب کیا ہے
جسے پی کے کوئی بہکے جو دل و جگر جلائے

مری زندگی رواں ہے کسی اور رہ گذر پر
میں بھلا چکا ہوں جس کو مجھے یاد اب نہ آئے

نہ کرو بیاں کبھی بھی رہِ عشق کی حکایت
بڑا ہوشمند وہ ہے جو سدا اسے چھپائے

ترے در پہ سر بہ سجدہ میں پڑا ہوا ہوں کب سے
کبھی تیرا دستِ رحمت مجھے پیار سے اٹھائے

AsliAhleSunnet.com

غزل

یہ سچ ہے کہ دل اپنا بھی خوددار بہت ہے
پھر بھی ترے جلووں کا طلبگار بہت ہے

کیا غم جو ترے ہونٹوں پہ انکار بہت ہے
انکار میں پنہاں ترے اقرار بہت ہے

تسلیم کہ دل میرا گنہگار بہت ہے
رحمت بھی مگر تیری گہربار بہت ہے

یہ عقل کے بندے بھی ہیں اب دورِ خرد سے
باتوں کا سلیقہ نہیں تکرار بہت ہے

محبوبِ نسیمؔ اہلِ محبت کو وہی ہے
جس راہ میں خوفِ رسن و دار بہت ہے

❋❋❋

AsliAhleSunnet.com

غزل

نظریں نہیں ملتیں تو خمار آئے کہاں سے
خوابیدہ چمن ہے تو بہار آئے کہاں سے

شبنم بھی ٹپکتی نہیں اب عارضِ گل پر
آئے تو گلستاں میں نکھار آئے کہاں سے

خطرہ ہے ہر اک لمحہ کسی برقِ تپاں کا
گلزار میں پھولوں کو قرار آئے کہاں سے

جب راہِ وفا چھوڑ دی اربابِ وفا نے
محبوب کا رستے میں دیار آئے کہاں سے

بکھری ہیں خیالوں میں کسی شوخ کی زلفیں
اب اس سے حسیں اور بہار آئے کہاں سے

❀❀❀

AsliAhleSunnet.com

غزل

رہے منتظر عمر بھر اک نظر کو
ترستے رہے شامِ غم کی سحر کو

دُعا مانگنے کا سلیقہ نہیں ہے
دُعاؤں میں کیا ڈھونڈتے ہو اثر کو

یہی مشغلہ ہے ہم اہلِ جنوں کا
اُٹھے اپنے گھر سے چلے اُن کے گھر کو

نسیمؔ اپنی غیرت نہ بیچیں گے ہرگز
جو سر چاہتے ہو تو لے جاؤ سر کو

❋❋❋

AsliAhleSunnet.com

غزل

جب چلی یادِ بہاری چال مستانہ چلی
لیکے اپنے ہاتھ میں مینا و پیمانہ چلی
کون کس کا ساتھ دیتا ہے جہاں کی بزم میں
جان بھی اپنی نکل کر مثلِ بیگانہ چلی
بجھ گئی شمع فروزاں دیکھتے ہی دیکھتے
اڑ کے محفل میں بالآخر خاکِ پروانہ چلی
تیری الفت اور محبت اک حقیقت تھی نسیمؔ
پھر یہ دُنیا کی زباں پر بن کے افسانہ چلی

اللہ کرے مجھے مرا سوزِ جگر ملے
آہِ رسا ملے تو دُعا میں اثر ملے
دل خانۂ خدا ہے نظر جادۂ حرم
عالم اسی کا ہے جسے قلب و نظر ملے
اک سجدہ ان کے در پہ بصد نازِ بندگی
ہے حاصلِ حیات اگر معتبر ملے

AsliAhleSunnet.com

غزل

فضا حمدِ ربُّ العلیٰ گا رہی ہے
مؤذن کی دلکش صدا آرہی ہے

وضو کرلو اٹھ کر چلو سوئے مسجد
جبیں بہر سجدہ جھکی جارہی ہے

خدا کی عبادت میں دل کو لگا لو
کہ عمرِ رواں کم ہوئی جارہی ہے

یہ بکواس چھوڑو کرو ذکرِ داور
کہ ہر بات ہر دم لکھی جارہی ہے

ہے وقتِ تہجّد اٹھو چھوڑو بستر
صدا صلّوا باللّیل کی آرہی ہے

نسیم آؤ تم بھی بصد شوق آؤ
نمازِ محبت پڑھی جارہی ہے

AsliAhleSunnet.com

غزل

جاتے ہوئے اِک رسمِ وفا چھوڑ چلے ہم
جینے کی یہی ایک ادا چھوڑ چلے ہم

ظالم کو سزا ظلم کی گر دے تو خدا دے
گلشن میں نشیمن کو جلا چھوڑ چلے ہم

تنہائی میں اب کس سے کہیں کون سُنے گا
خاموش نشیمن کی فضا چھوڑ چلے ہم

کچھ ساتھ میں اپنے نہیں بس اپنی وفا ہے
جو کچھ بھی یہاں ہم کو ملا چھوڑ چلے ہم

AsliAhleSunnet.com

غزل

جبیں کے ساتھ تیرے سنگِ در کی آزمائش ہے
ترے دامن ہماری چشمِ تر کی آزمائش ہے
ہزاروں آفتیں لاکھوں بلائیں پے بہ پے لیکن
جو سچ پوچھو تو یہ قلب و جگر کی آزمائش ہے
حیاتِ مستعار اپنی مثالِ شمع محفل ہے
نسیمؔ اتنا سمجھ لو رات بھر کی آزمائش ہے

گذری تری فرقت میں یہ عمرِ رواں آخر
جلوہ بھی نہیں کوئی منزل ہے کہاں آخر
اے شیشہ گرِ ہستی کیسا ہے ترا جلوہ
سمجھو تو نمایاں ہے دیکھو تو نہاں آخر
جس غم کے تصوّر سے انسان لرزتا ہے
دامن میں اسی غم کے پاتا ہے اماں آخر

AsliAhleSunnet.com

غزل

معترف قلب و نظر ہیں سر جھکا لینے کے بعد
دھل گئی ساری خطا آنسو بہا لینے کے بعد

کیا ملا میکش کو خم کا خم لنڈھا لینے کے بعد
لطف آیا زندگی کا غم اٹھا لینے کے بعد

ہم جئے جب تک جئے دل میں لئے ارمانِ دید
تیری محفل سے اٹھے جامِ قضا لینے کے بعد

دوسروں کا دل جلانے سے نہیں کچھ فائدہ
روشنی ملتی ہے اپنا دل جلا لینے کے بعد

درد کے درماں کی خاطر آرزو تھی دید کی
درد بے درماں ہوا نظریں ملا لینے کے بعد

آج کی بزمِ سخن میں تم غزل پڑھ دو نسیمؔ
پھر ٹٹولو شاعروں کا دل سُنا لینے کے بعد

AsliAhleSunnet.com

غـزل

ہوش و خرد سے گذرے دیوانگی سے گذرے
کچھ بھی سمجھ نہ پائے اس برہمی سے گذرے

ہم تیرے غم کو لیکر ہر سر خوشی سے گذرے
تیری خوشی کی خاطر اپنی خوشی سے گذرے

سمجھے نہ کوئی ہمکو درد آشنا تمہارا
جب بھی کہیں سے گذرے سنجیدگی سے گذرے

گر تم کو پوچھنا ہو شام و سحر سے پوچھو
فرقت کے چار دن تھے کس بے کلی سے گذرے

کہدو صبا سے جاکر سویا ہے غم ہمارا
جب بھی ادھر سے گذرے آہستگی سے گذرے

آؤ نسیم آکر دل کی کلی کھلادو
برسوں گذر گئے ہیں راہِ خوشی سے گذرے

AsliAhleSunnet.com

غزل

غموں کی تیز دھوپ میں دلوں کو جگمگا گئے
وہ رہ روانِ شوق تھے جو منزلوں کو پا گئے
عجیب تھی وہ داستاں ہمیں جو وہ سُنا گئے
رُکا نہ اشکِ غم کبھی کچھ اس طرح رُلا گئے
جدھر جدھر نظر اٹھی بہار ہی بہار ہے
مرے تصوّرات پر وہ اس طرح سے چھا گئے
حجاب ہی حجاب تھا ہمارے اُنکے درمیاں
بڑھا جو اضطرابِ دل اسے وہ خود اٹھا گئے
لبوں پہ اہلِ بزم کے غموں کی ہے یہی صدا
کہاں وہ خوش نظر گئے کہاں وہ خوش ادا گئے
نسیمؔ زندہ دل بھی ہیں نسیمؔ خوش بیاں بھی ہیں
ہنسا گئے، رُلا گیے، رُلا گئے ہنسا گئے

AsliAhleSunnet.com

غزل

کسے تھی ہستی عزیز اپنی متاعِ سوزِ جگر سے پہلے
کہاں تھا عالم میں حسن اتنا کسی کی پہلی نظر سے پہلے

ہوا ہے قائم جو ربطِ باہم حسین تر ہے یہ بزمِ عالم
اداس رہتی تھی دل کی دنیا ترے غمِ معتبر سے پہلے

ہماری لغزش سے ہو گئی تھی بنائے عالم کچھ اور محکم
بنے تھے ہم رازداں تمہارے وجودِ شمس و قمر سے پہلے

ہماری دُنیائے آرزو کو جلایا کس نے یہ کون جانے
خبر ہے اتنی کہ ایک شعلہ اٹھا تھا داغِ جگر سے پہلے

نسیم جو بھی پہونچ سکیگا ہر ایک شے کی حقیقتوں تک
اسے خبر مبتدا بتا دیگا آپ اپنی خبر سے پہلے

٭٭٭

AsliAhleSunnet.com

غزل

نظروں سے نظر مل کر کچھ دیر ٹھہر جائے
کیا غم ہے جو آگے سے سو جام گذر جائے

ساقی نے نگاہوں سے وہ چیز پلائی ہے
ممکن نہیں جینے تک اب اس کا اثر جائے

آنا ہے تو آجاؤ تاخیر نہیں اچھی
ڈر ہے تری فرقت میں بیمار نہ مر جائے

دلمیں تری الفت کی گر شمع فروزاں ہو
یہ تیرگی چھٹ جائے یہ رات گذر جائے

تجھکو بھی نسیم اک دن اپنا وہ بنالیں گے
اس بزم میں گر تو بھی با دیدۂ تر جائے

AsliAhleSunnet.com

غزل

میں شریکِ انجمن ہوں کسی چارہ گر کی خاطر
کیا چاک اپنا دامن کسی بخیہ گر کی خاطر

میں اٹھاؤں جام و بادہ نہیں دل کو یہ گوارا
تری بزم میں کھڑا ہوں فقط اک نظر کی خاطر

وہ ازل کی صبح نو تھی ہوا جس سے دل منوّر
کرو پھر عطا وہ جلوہ مری چشمِ تر کی خاطر

یہ ہے رہ گذارِ ہستی نہیں روشنی کا ساماں
میں جلا رہا ہوں دل کو فقط اک سحر کی خاطر

مرا دل ہے گرچہ خستہ اسے پھر بھی حوصلہ ہے
مرے دل کا جو ہے مالک اُسی شیشہ گر کی خاطر

میں رواں سوئے ابد ہوں ہے تلاش نقش پا کی
جسے مل چکی ہے منزل اسی راہ بر کی خاطر

تمہیں ایک دن یہاں سے اے نسیم ہے گذرنا
کرو غم سبھی گوارا کسی اور گھر کی خاطر

AsliAhleSunnet.com

غزل

ہماری شام تنہائی اب اس منزل پہ آئی ہے
جہاں لاکھوں نے خاک و خون میں حسرت ملائی ہے

وطن سے دور ہوں لیکن نہیں غربت کی کچھ پروا
تصور نے مرے احباب کی محفل سجائی ہے

محبت کا مرے دل میں بہت معیار اونچا ہے
زباں سے اُف بھی کہدینا بڑی ہی بے وفائی ہے

نہیں ممکن کہ ہو جائے نمایاں میری صورت سے
جو اُلفت میں مرے قلب و جگر نے چوٹ کھائی ہے

ملی ہے زندگی دو چار دن کے واسطے ہمدم
جسے اپنی سمجھتے ہو حقیقت میں پرائی ہے

نہ ہوگا کوئی بھی میری طرح جس کو زمانے میں
نہ راس آیا ترا ملنا نہ فرقت راس آئی ہے

بھلانا بھی اگر چاہو نسیم اس کو تو ناممکن
کہ رگ رگ میں کسی کی صورتِ زیبا سمائی ہے

AsliAhleSunnet.com

غزل

تابِ نظر نہیں ہے تو دیدارِ یار کیا
ہوتا ہے اس کے واسطے دل بے قرار کیا

واللہ اُن کے وعدۂ فردا کا ہے یقیں
لیکن مریضِ ہجر کا اب اعتبار کیا

اے دل تڑپ کے طوق و سلاسل کو توڑ دے
ظالم کے سامنے نگہِ اشکبار کیا

پہلو میں دل ہے دل میں تمنّا ہے آپ کی
سب کچھ تو آپ کا ہے مجھے اختیار کیا

جب مل چکی ہیں ساری تمنّائیں خاک میں
غنچوں کو پھر ہنسائے گی فصلِ بہار کیا

ہم ان کی جستجو میں چلے برق پا نسیم
دیں گے ہمارا ساتھ یہ لیل و نہار کیا

AsliAhleSunnet.com

غزل

نظر ان کی حد درجہ دیوانہ گر ہے
نہ دن کا پتہ ہے نہ شب کی خبر ہے

یہ سارا چمن کیا ہے عبرت کا گھر ہے
کوئی ہنس رہا ہے کوئی نوحہ گر ہے

حریم محبت سے آئی ہے شاید
بڑی جانفزا آج بادِ سحر ہے

بھروسہ نہیں ہے کسی چیز کا بھی
خوشی معتبر ہے نہ غم معتبر ہے

یہ ساغر کی صہبا وہ آنکھوں کی صہبا
یہ چیزے دِگر ہے وہ چیزے دگر ہے

چلا چل کہ منزل تجھے ڈھونڈ لیگی
تری زندگانی سفر ہی سفر ہے

کر اقصائے عالم میں ڈھونڈا ہے تجھ کو
تو اپنا پتہ دے کہاں ہے کدھر ہے

محبت کی لو کو ذرا تیز کر لو
اندھیروں میں ڈوبی ہر اک رہ گذر ہے

محبت کی سب کارفرمائیاں ہیں
وگرنہ مری شاعری بے اثر ہے

ابھی نامکمل ہے فصلِ بہاراں
ابھی آنکھ نرگس کی اشکوں سے تر ہے

نسیم آپ حیراں نہ غم میں ہوں ہرگز
کہ دامن میں پوشیدہ شب کے سحر ہے

AsliAhleSunnet.com

غزل

واللہ قیامت تھی جس وقت بہار آئی
گلشن میں گلِ تر کی کتنی ہوئی رُسوائی

رنگین نظارو تم کچھ دیر ٹھہر جاؤ
اِک دوست سے ملنے کی ہم نے ہے قسم کھائی

اُلفت میں سکونِ دل پل بھر کِسے حاصل ہے
دل صبح سے گھبرایا جاں شام سے تھرائی

میخانۂ ہستی میں ہے شیشہ گری جس کی
ہر شئے سے نمایاں ہے وہ جلوۂ یکتائی

ساحل سے بندھے رہنا توہین ہے کشتی کی
کشتی وہی کشتی ہے طوفاں سے جو ٹکرائی

حد درجہ غضب کا تھا اس شوخ کا شرمانا
صہبا بھی گلابی سی آنکھوں میں اتر آئی

AsliAhleSunnet.com

غزل

نظر بدلی، چمن بدلا ہوا اپنا بھی بیگانہ
نہ لطفِ صحنِ گلشن ہے نہ ہے گردش میں پیمانہ

خرد مندوں کو اربابِ خرد کہنے کا ثمرہ ہے
خرد پر بے خودی چھائی، ہوا بدنام میخانہ

نہ بھولی آج تک دل کو وہ رنگیں حشر سامانی
کسی کا شامِ فرقت میں بہ صد ناز و ادا آنا

نشیمن پھونکنے والے ذرا تو ہوش میں آجا
انہی شعلوں کی زد میں آئے گا تیرا بھی کاشانہ

وہ میرا عشق اپنی بے وفائی یاد کرتے ہیں
نہیں دیکھا کسی نے ان کا تنہائی میں پچھتانا

مرے ذوقِ جنوں پر آج دنیا خوب ہنستی ہے
مری اس گفتگو کو کیا سمجھ پائے گا فرزانہ

AsliAhleSunnet.com

غزل

وہ افشا یوں رازِ نہاں کر گئے
نظر سے بیاں داستاں کر گئے

مجھے چھوڑ کر دشتِ تنہائی میں
وہ غم کو مرا پاسباں کر گئے

وہ آئے تھے رکھنے کو مرہم مگر
ہر اک زخم کو خونچکاں کر گئے

ذرا سی تو تھی بات لیکن نسیمؔ
بڑھا کر اسے داستاں کر گئے

دو شعر

نہ مجھے ضرورتِ شام ہے، نہ مجھے سحر کی تلاش ہے
جو سنوار دے مری زندگی اُسی اِک نظر کی تلاش ہے

مجھے مال و زر کی ہوس نہیں کسی جامِ جم کی طلب نہیں
جو دلِ شکستہ کو جوڑ دے اسی شیشہ گر کی تلاش ہے

AsliAhleSunnet.com

غزل

ہم شوقِ جستجو میں گذرے کہاں کہاں سے
آواز دی نہ تونے اِک بار لامکاں سے

کیا ہم سے پوچھتے ہو جور و جفا کا عالم
روداد غم کی سُن لو ہر زخمِ خونچکاں سے

آئے تھے بےبسی میں جاتے ہیں بےبسی میں
لائے تھے کیا وہاں سے کیا لے چلے یہاں سے

افسانہ زندگی کا حد درجہ دل شکن ہے
دھوکا نہ کوئی کھائے سرخیٔ داستاں سے

AsliAhleSunnet.com

غزل

تیری اُلفت کا بیاں دل کو گوارا نہ ہوا
تیرا دیوانہ کسی حال میں رسوا نہ ہوا
مل گیا شامِ جدائی میں محبت کا گداز
صبح تک کوئی نہ آیا تو یہ بیجا نہ ہوا
موت تو اس کو یقینی ہے ملی جس کو حیات
موت اس کو نہیں دنیا میں جو پیدا نہ ہوا

غزل

ہم نے تری اُلفت میں پُر کیف سماں دیکھا
آنسو سرِ مژگاں تھے تاروں کا جہاں دیکھا
جب جب بھی لگی ٹھوکر ہم کو ترے رستے میں
واللہ اِرادوں کو کچھ اور جواں دیکھا
اس کے رُخِ روشن پر ابرو ہو کہ مژگاں ہو
ہم نے تو حقیقت میں بس تیر و کماں دیکھا

AsliAhleSunnet.com

غزل

کب کس کو مسرّت کا بھرا جام ملا ہے
لب تشنہ، تہی دست ہی میخوار ملا ہے

غنچہ کوئی کھلتا ہے اگر صحنِ چمن میں
ہم اس کو سمجھتے ہیں تمہاری ہی ادا ہے

پایا ہے محبت کا مزہ ہجر میں ہم نے
یہ وصل حقیقت میں محبّت کی قضا ہے

ہم جان بھی دیدیں تو کوئی بات نہ ہوگی
کہدینگے وہ ہنس کر کوئی دیوانہ مرا ہے

دو۲ شعر

عمرِ دراز ہو کہ ہو پل بھر کی زندگی
انجام سب کا ایک ہے بس مرگِ ناگہاں

اس کا ثبوت چاہیئے ماضی کو دیکھ لو
اٹھ کر ہزاروں خویش و اقارب گئے کہاں

AsliAhleSunnet.com

غزل

وہ کہاں ہے محفلِ میکشاں یہ بتا دے ساقی کدھر گئی
نہ حسین زلف کی شام ہے اسے کیا ہوا کہ بکھر گئی
تری آرزو کو لئے ہوئے جو چلے تھے تیری تلاش میں
ہیں ابھی تک ایک مقام پر کہ ہزاروں شام و سحر گئی
وہ تمہارا پرتوِ حسن تھا سرِ طور میرے سوال پر
دلِ ناتواں نہ ٹھہر سکا وہیں شب نظر میں بکھر گئی

فلسفہ

قلبِ آدم کو جو فردوس میں وحشت سی ہوئی
زندہ رہنے میں شب و روز جو کلفت دیکھی
دِل دھڑکنے لگا اندیشۂ تنہائی سے
مطمئن ہو نہ سکا خُلد کی رعنائی سے
واقفِ راز نے بے کیف جو حالت دیکھی
کی عنایت کی نظر آپ کو حوّا بخشی

AsliAhleSunnet.com

غزل

یہ دنیا ہے یہاں اپنا کبھی بیگانہ ملتا ہے
جہاں ہے شمع الفت کی وہاں پروانہ ملتا ہے

کتاب شوق میں اب تو حقیقت کچھ نہیں ملتی
جدھر دیکھو نئی سرخی لئے افسانہ ملتا ہے

یہ کس کی خوش خرامی نے نظام میکدہ بدلا
کہ ہر مے خوار ساقی سے لئے پیمانہ ملتا ہے

مقامِ عشقِ صادق تو ثریا سے بھی اونچا ہے
جبیں سے جس جگہ سنگِ درِ جانانہ ملتا ہے

تو ساقی ہے میں میکش ہوں یہ دنیا سارا میخانہ
سراپا منتظر ہوں کب کہاں پیمانہ ملتا ہے

نسیم آخر یہ کس نے شوخیٔ گفتار دی تجھ کو
تری ہر اک صدا سے نالۂ مستانہ ملتا ہے

AsliAhleSunnet.com

غزل

جگر کا خوں کیا آنکھوں کو اشکبار کیا
تمام شب ترے آنے کا انتظار کیا

ہر ایک راہ کو چھوڑا تری محبت میں
جو جادہ تم سے ملادے وہ اختیار کیا

علاج دردِ محبّت کا ہے ترا ملنا
اسی لئے تری آمد کا انتظار کیا

ترا وصال ہی حاصل ہے تیری جنّت کا
نظر سے جس کو گرایا ذلیل و خوار کیا

نسیمؔ گذرے تم اس طرح بزم ہستی سے
گلوں کو غم دیا غنچوں کو اشکبار کیا

AsliAhleSunnet.com

غزل

خالی غمِ محبوب سے ہم دل نہیں رکھتے
آئینہ کوئی اپنے مقابل نہیں رکھتے

طوفانِ بلا میں ہمیں وہ لُطف ہے حاصل
ہم اہلِ وفا حسرتِ ساحل نہیں رکھتے

جب گھر سے چلے سر سے کفن باندھ کے اپنے
ہم دل میں غمِ کُوچۂ قاتِل نہیں رکھتے

دِل خالی ہے جن لوگوں کا ایمان ویقیں سے
کاوش کا وہ اپنی کوئی حاصل نہیں رکھتے

سرشارِ محبّت ہیں کچھ اس طرح نسیم آپ
مشکل ہے مگر کہتے ہیں مشکل نہیں رکھتے

AsliAhleSunnet.com

غزل

رحمت سے تیری ہمکو ہر اک سرخوشی ملی
تیرے کرم سے ہم کو تری بندگی ملی

منزل کی سمت بڑھتا رہا اپنا ہر قدم
شیطان کے فریب سے جب آگہی ملی

ایماں ملا یقیں ملا جب تیری ذات کا
ہمکو شعورِ زیست ملا زندگی ملی

دینِ متیں کی راہ پہ ہم گامزن رہے
ہمکو ترے رسولؐ کی جب رہبری ملی

اپنے عمل کو ہم نے سنوارا بہ ہر نفس
تیرے کلام پاک کی جب روشنی ملی

نورِ مبیں کو رکھ لیا محرابِ قلب میں
اپنا لیا عمل میں جو سنّت کوئی ملی

قلب و نظر نے کھائے ہیں دھوکے ہزارہا
خوش رنگ و دلفریب جو دُنیا سجی ملی

اپنی خطا کا کرلیا اقرار برملا
خلدِ بریں بہ فضلِ خدا دائمی ملی

مرنا خدا کی راہ میں آساں نہیں نسیمؔ
توفیق اس کی جس کو خدا سے ملی ملی

AsliAhleSunnet.com

غزل

غمِ حیات مٹایا نہ جام و صہبا نے
بدل دیا مری دُنیا کو حسنِ سادہ نے

وقارِ عشق و محبت ہے ناز برداری
یہ راز تا دمِ آخر نہ بے وفا جانے

ہزار پردے پڑے ہیں تو غم نہیں اس کا
تلاش کر لیا اُن کو نگاہِ بینا نے

سرور مل گیا مجھ کو تری نگاہوں سے
عبث ہیں میرے لئے جام اور پیمانے

دلوں کی بات زباں پر نہ آسکی ہرگز
کہ اپنا دِل جسے جانے وہ اس کا دل جانے

نہیں ہے غم جو غموں میں حیات گذری ہے
دیئے ہیں مجھ کو دِلاسے خیالِ فردا نے

یہ فیض ہے مرے خونِ جگر کی سُرخی کا
لکھے گئے ہیں اسی سے تمام افسانے

غمِ حیات میں رنگینئ حیات لئے
وہ آگئے دلِ مضطر کو میرے بہلانے

وہ ہر گھڑی کیا کرتے ہیں سب سے ذکرِ بہار
خزاں میں جو ہوا پیدا بہار کیا جانے

میں دیکھتا ہی رہا اُنکے غنچۂ لب کو
رُلا دیا مجھے اُن کے سکوتِ بے جا نے

AsliAhleSunnet.com

غــزل

اُس کے احساں کی خبر کیا ہے چمن والوں کو
پتّی پتّی ہے گلستاں کی گرانبارِ نسیم

رازِ اُلفت کا بہر حال چھُپائے رکھا
بڑا خود دار ہے لوگو! دلِ خود دارِ نسیم

صحنِ گلزار میں اِک عمر گزاری میں نے
ہو نہ پایا نگہِ شوق کو دیدارِ نسیم

چھین کر دستِ حوادث سے گلِ تر سارے
دے گیا کون سخن سنج کو گفتارِ نسیم

اس قدر غنچہ و گل عشق میں سرشار ہوئے
ہو گیا سارا گلستان ہی بیمارِ نسیم

غنچہ و گل کی ہری شاخ جو لہراتی ہے
ہم سمجھ جاتے ہیں گلزار میں رفتارِ نسیم

AsliAhleSunnet.com

غزل

رہ گئی کاکلِ پیچاں میں اُلجھ کر دُنیا
ہو نہ پایا کسی شاعر کو بھی عرفانِ غزل

اُٹھ گیا بزمِ تمنّا سے کوئی آخرِ شب
لے گیا ساتھ ہیں اپنے سبھی عُنوانِ غزل

کھُل نہ جائے کسی محفل میں بھی رازِ اُلفت
نذرِ آتش کیا میں نے کئی دیوانِ غزل

دِل دھڑکتا ہے اُٹھاتے ہوئے قرطاس و قلم
میں نہ ہو جاؤں سرِ حشر پشیمانِ غزل

AsliAhleSunnet.com

ایک غزل

تیرے بغیر

چاند کیا کیا کہکشاں تیرے بغیر
غمزدہ ہے یہ جہاں تیرے بغیر

بلبلوں کی نغمہ خوانی اب نہیں
اُڑ گئیں سب قمریاں تیرے بغیر

کیا سُناؤں داستانِ زندگی
ہوگئی گونگی زباں تیرے بغیر

رات دن فرقت کا رہتا ہے سماں
دل ہے میرا خونچکاں تیرے بغیر

لالہ و گل، ماہ و انجم کچھ نہیں
بے مزہ ہے ہر سماں تیرے بغیر

تری زلفوں کا حسیں سایہ نہیں
سر پہ ہے اک آسماں تیرے بغیر

وہ تھی دُنیا یہ بھی دُنیا ہے مگر
لُطف اِس میں اَب کہاں تیرے بغیر

AsliAhleSunnet.com

قطعات

AsliAhleSunnet.com

AsliAhleSunnet.com

قطعات

ہر گھڑی ہر لمحہ ہم دستِ قضا میں ہیں اسیر
لاکھ کوشش ہم کریں ممکن نہیں اِس سے فرار
جب اجل آ جائے گی جانا پڑے گا اے نسیمؔ
چھوڑ کر یہ گلستانِ رنگ و بو اِس کی بہار

ہوش میں آتے ہی ہم پر یہ ہوا ہے آشکار
دل جو سینے میں ہے اپنے وہ رہے گا بے قرار
اس کی دھڑکن سے ملے گا زندگانی کا ثبوت
ہو نہ جائے یہ کہیں خاموش اِس سے ہوشیار

AsliAhleSunnet.com

چمن والوں نے جب سے جادۂ منزل کو بدلا ہے

نئی ہر چال کتنے گل مَسلتی ہے یہ مت پوچھو

جگر تو جل چکا دِل کی مرے اب خیر ہو یارب

محبّت کو یہ دُنیا کیا سمجھتی ہے یہ مت پوچھو

یہ سوچ کر مرا دل کاشانۂ الم ہے

نازک ادا ہے لیکن پتھر دل صنم ہے

اللہ رے بے حجابی گلشن میں گل رُخوں کی

دیکھا ہے جب سے اُن کو شاعر کی آنکھ نم ہے

پینا ہی جانتے ہیں جب وہ پلائیں ہم کو

یہ سوچتے نہیں ہیں بادہ ہے وہ کہ سم ہے

AsliAhleSunnet.com

شامِ فراق، دیدۂ ترغم عزیز ہے
گیسوئے زندگی کا ہر اک خم عزیز ہے
اپنے ہی دستِ ناز سے گر تو پلا مجھے
ساقی مجھے شراب تو کیا، سم عزیز ہے

****

یہ کیسی ہوگئی یارب نگاہ دُنیا کی
مثالِ حشر کسی کو نہ کوئی پہچانے
خرد کا دور ہے لیکن خرد سے کیا حاصل
بنے ہوئے ہیں جنونِ خرد میں دیوانے
خزاں کے بعد بہاریں تو آئیں گلشن میں
کھلا نہ کیوں کوئی غنچہ اسے خدا جانے

****

AsliAhleSunnet.com

کتنے ناشاد مسرت کو ترس جاتے ہیں
کتنے دِلشاد غمِ زیست سے گھبراتے ہیں
یہ ہے دنیا یہاں سایہ ہے کبھی دھوپ کبھی
راہ رَو وہ ہیں جو خاموش گذر جاتے ہیں

جی چاہتا ہے یوں ہی زمانہ گذار دیں
کتنی حسیں گھڑی ہے ترے انتظار کی

****

خاک ہوتی ہے دھول ہوتی ہے ۔۔۔ پھر کلی کھِل کے پھول ہوتی ہے
بخش دینا اگر ہو کچھ غلطی ۔۔۔ آدمی ہی سے بھول ہوتی ہے

****

مرے ساقیا! تیری صہبا ہے اور ۔۔۔ مرے درد و غم کا مداوا ہے اور
یہ دنیا حسیں ایک بازار ہے ۔۔۔ مرے سامنے ایک دُنیا ہے اور

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

AsliAhleSunnet.com

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

عشق کرنے کو زمانہ چاہئے
تیغ و خنجر آزمانا چاہیئے
کیوں قفس میں یاد آیا آشیاں
تیلیوں کو آزمانا چاہیئے

نشانِ راہِ منزل ڈھونڈتا ہوں
تمناؤں کا حاصل ڈھونڈتا ہوں
تلاطم نام ہے جب زندگی کا
میں طوفانوں میں ساحل ڈھونڈتا ہوں

یہ کس کا خیرِ مقدم ہے خبر ہے کس کے آنے کی
ادا بدلی ہوئی سی ہے گلوں کے مسکرانے کی
فلک کے چاند تارے بھی منانے ہمکو آئیں گے
کچھ ایسی ہی ادا ہوگی ہمارے روٹھ جانے کی

AsliAhleSunnet.com

وہ اٹھیں کالی گھٹائیں شور میخانے میں ہے
اک جہانِ بے خودی ساقی کے پیمانے میں ہے
ہائے سلجھانا کسی کا اپنی زلفِ عنبریں
انقلابِ روز و شب اک سر کے ہل جانے میں ہے

یہ شام کی ہے گفتگو نہ یہ سحر کی بات ہے
سنو بغور تم اسے دل و نظر کی بات ہے
پگھل گئے ہیں سنگِ دل اُبل پڑا ہے اشکِ خوں
نسیمؔ جو سُنا گئے بڑے اثر کی بات ہے

شاید شعورِ عشق میرا خام تو نہیں
دل کو تمہاری یاد سے آرام تو نہیں
آواز دے رہی ہے ہر اک موڑ سے اجل
سُن لو بگوشِ دل کہ مرا نام تو نہیں

AsliAhleSunnet.com

چھلکتی ہے صہبا کھنکتے ہیں پیالے
کہاں تک کوئی اپنے دل کو سنبھالے
یہ دُنیا ہے میخانۂ کیف و مستی
اُسی کا ہے ساغر جو بڑھ کر اُٹھالے

میرے دل میں ترے جلوؤں کی ضیا باقی ہے
راہِ ہستی میں یہی ایک دیا باقی ہے
سوئے مقتل میں چلا ہوں پئے تسلیم و رضا
شاید اب بھی کوئی تکمیلِ وفا باقی ہے

AsliAhleSunnet.com

آئے وہ میرے پاس بڑی آرزو کے بعد
مجبوریوں کا راز کھُلا گفتگو کے بعد
عارض تمام اشکِ ندامت سے دھل گئے
ہم نے قضا نماز پڑھی اس وضو کے بعد

آنا ہے تو آجاؤ تاخیر نہیں اچھی
ڈر ہے غمِ فرقت میں بیمار نہ مر جائے

اپنے گھر میں آج یہ کس کا گذر پاتا ہوں میں
نور میں ڈوبا ہوا ہر بام و دَر پاتا ہوں میں

جام بھر کر نہ سہی مجھ کو فقط جام تو دے
بے قراری میں عنایت تری آرام تو دے
کچھ تو رہ جائے تعلق ترے پیراہن سے
وصل کا وعدہ نہیں، ہجر کا پیغام تو دے

AsliAhleSunnet.com

گفتارِ نسیم

دیکھنا، جھوم اٹھے گل و گلزار
کس نے چھیڑا، یہ سازِ فصلِ بہار
سامعہ، شہد میں ہے ڈوبا سا
اتنی دل کش، نسیم کی گفتار
یہ حدیثِ نشاط و حرفِ طرب
روح کا اہتزاز، دل کا قرار
غمِ جاناں بھی، رنجِ دوراں بھی
ہم بغل ہیں، ستارے اور شرار
دل نشیں لہجہ، جاں فزا آہنگ
بج رہا ہے صنمکدے میں ستار
نہ علامت، نہ استعارہ و رمز
سہل اور سادہ و سلیس اظہار
جھلک اٹھی ہے پھر بھی شعروں میں
تازگی و نظافتِ افکار
پڑھیے اس کو ورق ورق، تو کھلے
کس قدر خوش بیاں ہے یہ فنکار
وہ غزل ہو کہ نظم اور قطعات
اس کے فن کے، تمام آئنہ دار
ہیں قدیم و جدید کا سنگم
اس صحیفے کے بیشتر اشعار
سبدِ گل ہے اے فضاؔ! لاریب
یہ جنابِ نسیمؔ کی گفتار

فضا ابن فیضی
۲۵ر اگست ۱۹۹۱ء

AsliAhleSunnet.com